الصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

امیر عزیمت مولانا

حق نواز

شہید رحمہ اللہ کی

جدوجہد

حافظ

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

Scanned with CamScanner

الصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید رحمہ اللہ کی

جدوجہد

حافظ

ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید" کی جدوجہد

مصنف ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

تعداد 1100

اشاعت اول 1990ء

اشاعت دوم اکتوبر 1994ء

تعداد 2200

قیمت 20/- روپے

ناشر ادارہ اشاعت المعارف۔ ریلوے روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان

☎ 0411-640024

Scanned with CamScanner

خوف خدا عشق مصطفیؐ حب اصحابؓ رسولؐ

سپاہ صحابہؓ

پاکستان

نصب العین

- اللہ تعالیٰ کی واحدانیت حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کرنا۔
- مقام اصحابؓ رسول ﷺ کی اشاعت کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا۔
- نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کیلئے سعی کرنا۔
- رد رافضیت کیلئے بھرپور کارروائی عمل میں لانا۔
- نیکی کی دعوت دینا' برائی سے روکنا۔
- خلاف اسلام کارروائیوں کی روک تھام کیلئے کوشش کرنا۔
- شہری و ملکی سطح کے مخصوص مسائل میں دلچسپی لینا۔
- سنی مکاتب فکر کے اتحاد کی پرخلوص کوشش کرنا۔
- نئی نسل کو اولیاء عظام کی روحانی اسلامی تعلیمات سے روشناس کرنا۔
- مثبت معاشرتی اور سماجی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینا۔

Scanned with CamScanner

پیش رس

سپاہ صحابہؓ کے بانی امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے مختصر تعارف آپ کے مشن، جدوجہد اور نصب العین پر مشتمل یہ تحریر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس مختصر کتابچہ سے سپاہ پاکستان کی تحریک کو سمجھنے میں مدد ملے گی ---------- اس کے علاوہ افسران حکومت کے نام ایک اہم یادداشت شیعہ کے کفریہ عقائد پر علماء اہلسنّت (بریلوی، دیو بندی اہل حدیث) کے فتاویٰ۔ کثیر تعداد میں شائع کئے جارہے ہیں۔

امید ہے سنی نوجوان اور علماء سپاہ پاکستان کے لٹریچر سے واقفیت حاصل کر کے اس عظیم مشن میں ہمارا ساتھ دیں گے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرست اعلیٰ
سپاہ صحابہؓ پاکستان

Scanned with CamScanner

شیعہ کی جارحیت اور مولانا حق نوازؒ کی جدوجہد کا آغاز

تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے والا ہر انسان اس حقیقت سے واقف ہے کہ عبداللہ ابن سبا کی ستم کاریوں سے لے کر بغداد کے ابن علقمی تک، مصر کے ابن طالوت عراقی سے لے کر ایران کے میمون القداح بن دیصان تک، بغداد کے معز الدولہ سے لے کر قم کے حسن بن صباح حمیری تک شیعہ کا ہر سرغنہ اسلام کے سینے کو چھید تا رہا۔ ایک طرف حضرت عثمانؓ کی شہادت دوسری طرف خود حضرت حسینؓ پر تیشہ کاری، کہیں بغداد کی تاراجی اور کہیں صلاح الدین ایوبی کے خلاف سازشوں کی گہرائیاں، ایک طرف فاطمیوں کی تعدی تو دوسری طرف سلجوقیوں کا تجاوز، وہاں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ تو یہاں مغلیہ دور میں نور جہاں کا تفوق، میر جعفر رافضی کے ہاتھوں سراج الدولہ کا قتل ہوا تو میر صادق سبائی کے دست ستم کش سے ٹیپو سلطان کی گردن کاٹی گئی۔

الغرض کس کس عہد کی ابتلاؤں کا رونا رویا جائے، کس کس دور کے المیے کی تاریخ یاد کر کے اشک بہائے جائیں، صنف نازک کے ذریعے ہر عہد کے شیعہ نے مسلم حکمرانوں کے دماغوں کو ماؤف کیا، حرص و آز کے دریچے کھول کر مذہبی پیشواؤں کو ہمنوا بنایا۔

برصغیر میں انگریزی استبداد کو خوش آمدید کہہ کر نو نو سو مربع زمین الاٹ کرانے والے رافضی جاگیرداروں نے عہد ماضی کی تاریخ کو دہرایا، اسلام کے نام پر اہل اسلام میں اثر و نفوذ کیا، غریب مسلم عوام سنیت کی رواداری اور اعتدال و مصلحت کی بھینٹ چڑھتے رہے۔ شیعہ نے مسلم قومیت میں اس قدر گہرا رشتہ استوار کر لیا کہ امام مالکؒ کے فتاویٰ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تصریحات، امام غزالیؒ کی وضاحتیں، ابن تیمیہؒ کا واویلا، حضرت مجدد الفؒ ثانی کا غوغا، مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کی چیخ و پکار بھی ان کفر کے اماموں کو امت مسلمہ سے علیحدہ نہ کر سکی۔ بلاشبہ ان اکابرین کے اتمام حجت اور محنت شاقہ نے ایک عظیم مسلم طبقے کے ایمان کی حفاظت کی اور اسلام اور کفر کی حد فاصل کو واضح کیا۔

اس طرح قیام پاکستان کے بعد بھی شیعہ ایک مسلم فرقے کے طور پر ملت اسلامیہ کو

Scanned with CamScanner

فریب دیتے رہے، شیعہ اور مسلمانوں کے جغرافیائی روابط اور تمدنی الصاق و ارتباط نے علماء حق کی چیخ و پکار کو درخور اعتناء نہ سمجھا، بلاشبہ قیام پاکستان کے بعد سے لے کر آج کے بڑے بڑے علماء تک مختلف جماعتوں کے ذریعے کئی شخصیتوں نے اصحابؓ رسول ﷺ کی تعلیمات کے فروغ میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں، ایک حد تک امت مسلمہ کی اکثریت علماء کی اسی جدوجہد کی وجہ سے شیعہ کے دجل و تلبیس سے محفوظ رہی، پاکستان کے بعض علاقوں میں صحابہ کرامؓ کو ماں، بہن کی ننگی گالیاں دی گئیں، تحریر و تقریر کے ذریعے رفقائے نبوتؓ کو کافر، مرتد، بدمعاش، زانی، شرابی، خائن اور ہر قسم کے من گھڑت الزامات کا مورد ٹھہرایا گیا، قران کی ۷۰۰ آیات کے مطابق دنیا کی جو جماعت قدسی الاصل اور محمدی ﷺ شریعت کے عینی گواہوں کی حیثیت رکھتی تھی اسے دنیا کی سب سے بدترین جماعت کہا گیا۔

غلاظت و کثافت کی یہ سڑاند تو شیعہ مذہب کے بانی عبداللہ بن سبا کے دور سے ہی مسلم معاشرے کو متعفن کرتی رہی تھی لیکن اس غلیظ اور بدبودار لٹریچر کو ۱۳ زبانوں میں شائع کر کے دنیا بھر میں پھیلانے اور اپنے اصلی چہرے سے نقاب کھول کر خود کو آشکار کرنے کا سہرا عہد حاضر کے نام نہاد ایرانی پیشواء جناب خمینی صاحب کے حصہ میں آیا۔

۱۱۔ فروری ۱۹۷۹ء کو خمینی کے شیعہ انقلاب نے سینکڑوں برس کی بادشاہت کا خاتمہ کر کے جب اقتدار پر قبضہ جمایا تو امت مسلمہ کے ایک طبقے نے شاہ ایران کی زیادتیوں کے باعث خمینی کے اسلامی دعوؤں سے ایسا فریب کھایا کہ وہ عصر حاضر کے ابن سبا، اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے والے اس دشمن اسلام کی کارگزاری کو اسلامی انقلاب قرار دینے لگے" ایرانی انقلاب کی سالگرہ کے نام پر ہر سال جب یہاں کے بعض علماء اور اعتدال و مصلحت کے شکار چند دینی پیشواؤں کو ایران جاکر قریب سے "خمینیت" کو دیکھنے کا موقع ملا تو ان میں بیشتر بلبلا اٹھے، غلط فہمی کا شکار ہونے والے ایک بڑے طبقے نے کھلے عام ایرانی انقلاب کو خالص شیعہ انقلاب قرار دیا۔ رفتہ رفتہ ایرانی ذرائع ابلاغ ہی کے ذریعے ان کی اسلامیت کی قلعی کھلنے لگی، خانہ کعبہ میں ہنگامہ آرائی، عراق کے خلاف جنگ میں ایران کی ہٹ دھرمی اور پوری اسلامی دنیا کے موقف سے انحراف نے دنیا بھر میں خمینی اور اس کے حواریوں کے چہرے سے نقاب اتار کر اسے چوراہے میں ننگا کر دیا۔ ایرانی ریڈیو اور ٹیلی

Scanned with CamScanner

ویژن کا پروپیگنڈہ اس زور سے جاری رہا کہ ۴۴ اسلامی ملک بشمول پاکستان' ایران کی خمینی حکومت کو ملت اسلامیہ کا ایک حصہ گردانتے رہے ---------- جناب خمینی کے انقلاب نے دنیا کے ایک طبقہ کو اپنی طرف متوجہ ضرور کیا لیکن خمینی کے اپنے خطبات اور ان کی تصانیف جب مختلف ملکوں میں پہنچیں تو دنیائے اسلام ورطۂ حیرت میں ڈوب گئی .... دنیا بھر سے مختلف آراء سامنے آنے لگیں' مسجدوں کے حجروں میں تبصرے ہوتے رہے' جلسوں اور کانفرنسوں میں دبے لفظوں میں اختلاف کی چنگاری پھوٹنے لگی۔

تاہم ایرانی حکومت نے ریڈیو' ٹیلی ویژن اور اخبارات کے علاوہ دنیا بھر میں خانہ فرہنگ ہائے ایران کے نام پر تمام مسلم اور غیر مسلم ممالک میں ایسے سازشی سنٹر قائم کئے کہ جنہوں نے ایک طرف صحابہ کرامؓ کے خلاف متعلقہ ممالک کی زبانوں میں لٹریچر کے انبار لگائے تو دوسری طرف ہر ملک کی شیعہ اقلیت کو سرمایہ اور اسلحہ فراہم کیا' نتیجتاً دنیا بھر میں ایران کے شیعہ انقلاب کو برآمد کرنے کی مہم زور شور سے جاری رہی ---------- بدقسمتی سے دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں کوئی حکومت مذہبی اور دینی اقدار کے احیاء میں اس قدر حساس اور اور مہم جو نہ تھی جو ایران کے اس طوفانی لٹریچر اور پروپیگنڈے کا موثر جواب دیتی' شیعہ کی ایک مذہبی حکومت خود اپنے سبائی اور شیعی نظریات کو عین اسلام قرار دینے کیلئے کبھی لاشرقیہ و لاغربیہ اسلامیہ اسلامیہ کا نعرہ لگاتی رہی' کبھی امریکی اور روسی سامراج کے خلاف اعلان جنگ سے امت مسلمہ کے ایک طبقے کو گمراہ کرتی رہی۔ کبھی شیعہ سنی اتفاق و اتحاد کا واویلا کرتی رہی ایک طرف وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے اتحاد کی دعویدار بن رہی ہے دوسری طرف حضرت ابو بکرؓ' حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو کافر اور زندیق لکھتی رہی' ایک طرف "تمام امت مسلمہ ایک ہے" کا راگ الاپتی رہی دوسری طرف ایران کی ۳۴ فیصد سنی آبادی کو ایک مسجد کے قیام سے سختی کے ساتھ روکتی رہی۔ ایرانی حکومت نے ایک طرف کہا کہ "شیعہ و سنی میں جو تفریق کرتا ہے وہ نہ شیعہ ہے نہ سنی" تو دوسری طرف اپنے ہی حکومتی دستور میں اس کی دھجیاں یوں بکھیریں کہ ایران کا صدر' وزیر اعظم' وزراء' حتیٰ کہ ایرانی پارلیمنٹ کا ممبر بھی اثنا عشری شیعہ ہی ہوگا۔

اندریں حالات پاکستان میں جس پہلے انسان نے نہایت جرات اور بے مثال استقلال کے ساتھ کھلے عام خمینی کے کفریہ عقائد کو جلسوں اور کانفرنسوں میں آشکار کیا۔ وہ مولانا حق

نواز جھنگوی شہیدؒ کی ذات گرامی تھی۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

اذا ظھرت الفتن او البدع و سبت اصحابی فیظھر العالم علمہ و ان لم یفعل ذالک فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین ط

ترجمہ: جب فتنے ظاہر ہو جائیں، بدعات پھیلنے لگیں اور میرے صحابہؓ کو گالیاں دی جانے لگیں تو عالم کو چاہیے اپنا علم ظاہر کرے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو گی۔

آنحضرت ﷺ کے انہی ارشادات کا تقاضا تھا کہ تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر صحابۂ کرامؓ کو گالی دینے اور کافر قرار دینے والے گروہ کے خلاف علماء اٹھ کھڑے ہوں، اپنی تمام توانائیاں اس عظیم فتنہ کی سرکوبی کے لئے صرف کریں۔ آسائش و آرام اور عافیت و سکون کو تج کر اس کھلے کفر کو جو صرف دولت کے بل بوتے پر پروپیگنڈے کے ذریعے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ساری دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے۔ للکارا جائے اس کے کفریہ عقائد کو ہر شہر، ہر کوچے، ہر بستی اور ہر ملک میں کھول کر دنیا کے ایک عرب بیس کروڑ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی جائے۔ صحابہ کرامؓ پر سب و شتم سے علماء پر جو محمدی ﷺ احکام کے مطابق ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس سے عہدہ برآ ہوا جائے۔ ایسے حالات میں پاکستان میں اسلامی سوچ رکھنے والی ایسی کوئی حکومت نہ تھی۔ بیورو کریٹس میں ہر جگہ شیعہ کے جراثیم تھے۔ مختلف علاقوں میں شیعہ جاگیرداروں کا تسلط تھا۔ اس عظیم مشن کی تکمیل کس طرح ممکن تھی۔ جب ہر علاقے اور ہر شہر کے ڈپٹی کمشنز اور ایس پی اسلام کے اس عظیم الشان فریضہ کی ادائیگی کو فرقہ واریت قرار دے رہے ہوں۔ پاکستان کے تمام سیاستدان اپنی اپنی مصلحتوں اور مجبوریوں کے باعث اس خاردار وادی میں قدم رکھنے سے لرزاں ہوں۔ اپنی اپنی چودھراہٹوں اور قیادتوں کی باہمی جنگ کو تو اصولی قرار دیتے ہوں اور صحابہ کرامؓ کو کھلے عام کافر قرار دینے والوں کے خلاف سخت لہجے کو ملکی حالات کی خرابی کے پرفریب الفاظ کے ذریعے ملک کے مفاد کے خلاف قرار دے رہے ہوں، بہت مشکل تھا کہ کوئی شخص صرف دینی حمیت کا پیرہن اوڑھ کر کارزار میں اترے

Scanned with CamScanner

عواقب و نتائج سے بے نیاز ہو کر صحابہ کرامؓ کی مدح اور ان کے دشمنوں سے نمٹنے کیلئے تنہا آتش خرابات میں کود پڑے۔

مولانا حق نواز جھنگوی پاکستان کے پہلے عالم دین اور مجاہد خطیب تھے جنہوں نے بے سروسامانی کے عالم میں مشکلات کا سینہ چیر کر مصائب کے سمندر میں شناوری کی' انہوں نے مسلمانوں کے سامنے شیعہ کے کفر کو ایسے واضح دلائل سے آشکار کیا کہ لاکھوں کے اجتماعات میں ایک بھی ایسا شخص نہ ہوتا تھا جو ان کی تقریر کے بعد خمینی اور اس کے حواریوں کے کافر ہونے کا انکار کرے۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی قائم کردہ تنظیم سپاہ پاکستان نے صرف پانچ سال کے مختصر عرصہ میں کالجوں' سکولوں' یونیورسٹیوں میں اہلسنت کے تمام نوجوانوں کو لاکھوں کی تعداد میں ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے اس عظیم مشن کی تکمیل کی۔ ان کو تخریب کار' فسادی' فرقہ پرور کہا گیا' ان کے لہجے کو سخت' ان کی تقریر کو شور و غل کا عنوان دیا گیا' لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ انہوں نے ۱۵ سالہ خطابت کے دوران کوئی تقریر ایسی نہیں کی جو دلائل و براہین سے خالی ہو' وہ اپنے موقف پر انتہائی مضبوط شواہد پیش کرتے' وہ جانتے تھے کہ میرا مقابلہ ایک ایسے کفر کے ساتھ ہے کہ جو نہ صرف یہ کہ ریڈیو' ٹیلی ویژن' اخبارات سے لیس ہے بلکہ کروڑوں ڈالر ہر سال اپنے کفریہ عقائد کو اسلام ثابت کرنے پر خرچ کرتا ہے' لیکن حکومتی تعاون کے بغیر' بے سروسامانی کے عالم میں امت مسلمہ کی خوابیدہ روحوں کو جس ہمت اور پامردی سے بیدار کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔

تاریخ کے دریچے سے جھانکنے والا ہر شخص جانتا تھا کہ حضرت سعید بن جبیرؒ' امام ابو حنیفہؒ' امام احمدؒ بن حنبل' حضرت مجدد الفؒ ثانی' شیخ الاسلام' محمد بن عبدالوہابؒ' حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور شیخ الہند محمود الحسنؒ تاریخ اسلام کی وہ درخشندہ شخصیتیں ہیں جنہیں اپنے اپنے عہد میں ایسے ہی حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ انکے سامنے حکومتوں کے مظالم' اپنوں کی بے وفائی اور ہر راہ پر کانٹوں کی مالا تھی' ہر عہد آفرین شخص جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کے اخلاص و للہیت کے باعث اس کے مشن کی حقانیت سورج کی طرح آشکار ہو جاتی ہے' اس کے مخالف بھی اس کے موقف کی تائید کرنے لگتے ہیں اسکو برا کہنے والے بھی اس کے مدح سرا ہوتے ہیں' اس کے نصب العین سے اختلاف رکھنے والے بھی خود

Scanned with CamScanner

اس کے پروگرام کے علمبردار بن جاتے ہیں۔

یہی صورت حال شہید اسلام مولانا حق نواز جھنگوی" کے بعد پیش آئی۔ ہزاروں انسان ان کی قبر پر اشکبار نظر آتے ہیں۔ ان کے مخالف بھی ان کے موقف سے یکجہتی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کے جنازے کے بے شمار لاکھ انسانوں میں ہر شخص دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا، حکومتی پابندیوں کے باوجود اتنا بڑا جنازہ پاکستان کی تاریخ میں چند بڑے جنازوں میں سے ایک تھا۔

سپاہ صحابہؓ کے قیام کے بعد ۶ ستمبر ۱۹۸۴ء سے مولانا حق نواز، خمینی کے کفریہ عقائد، کھلے دجل و فریب اور ان کے حواریوں اور پیشواؤں کی غلیظ تحریروں کے خلاف خم ٹھونک کر میدان میں آ گئے تھے۔ انہوں نے صرف ۵ سال میں پاکستان میں ایسی فضا تیار کر دی تھی کہ عامتہ الناس میں خمینی اور ان کے ہمنواؤں کی صفائی پیش کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ ان کے اس چیلنج نے شیعہ کو ایسا لاجواب کر دیا وہ دلائل کا سامنا نہ کر سکے اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو کر ان کے قتل پر اتر آئے۔

مولانا حق نواز کا چیلنج یہ تھا۔

"پاکستان اور دنیا بھر کے شیعو! میں نے تمہارے کفریہ عقائد اور اسلام کے لبادے کو تار تار کر دیا ہے۔ تمہیں میری تقریروں اور میری جماعت کی بڑھتی ہوئی ترقی سے بے حد تکلیف ہے میں جو کہتا ہوں وہ تمہاری کتابوں میں موجود ہے۔ تمہارے امام خمینی نے حضرت عمرؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کو کافر اور مرتد لکھا ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں غلط کہہ رہا ہوں تو تم ہائیکورٹ یا سپریم کورٹ میں میرے خلاف دعویٰ کرو کہ حق نواز ہمیں بلاوجہ کافر قرار دے رہا ہے حالانکہ ہم مسلمان ہیں۔

اگر عدالت کے کٹہرے میں، میں تم کو تمہارے عقائد و کتابوں کی روشنی میں کافر ثابت نہ کر سکا تو مجھے عدالت ہی میں گولی مار دی جائے۔ میرا خون تمہارے لئے معاف ہے۔"

Scanned with CamScanner

مولانا حق نواز شہید کے اس چیلنج نے پاکستان اور ایران کے شیعہ میں کھلبلی مچا دی تھی ان کے پیہم دلائل ایسے مضبوط ہوتے تھے کہ آج تک خمینی کا کوئی ہمنوا ان کے چیلنج کا جواب نہ دے سکا، بالآخر ان کو حق گوئی کی پاداش میں گولیوں سے چھلنی کر کے شہید کر دیا گیا۔

قائد سپاہ صحابہؓ مورخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی
کے قلم سے سیرت النبی ﷺ پر خوبصورت تصنیف

ربیع الاول کا تحفہ

نیا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے

رہبر و رہنماء

قیمت ۱۰۰ روپے بمعہ ڈاک خرچ

کتاب وی پی نہیں کی جائیگی۔

سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں اور عہدیداروں کیلئے
خصوصی رعائیت براہ راست منگوانے کے لئے

خالد عمران مدیر معاون ادارہ اشاعت المعارف
ریلوے روڈ فیصل آباد فون ۳۱۱۲۴

Scanned with CamScanner

مولانا حق نوازؒ کا مکمل تعارف

ابتدائی تعلیم، تبلیغی جدوجہد، روافض کے خلاف کام کی تاریخ، شہادت

وطن، پیدائش، ابتدائی تعلیم

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ چاہ کچی والا موضع چیلہ تھانہ مسن تحصیل و ضلع جھنگ کے مقام پر پیدا ہوئے جو دریائے چناب اور دریائے جہلم کے سنگم پر واقع ہے۔

ضلع جھنگ ایک انتہائی پسماندہ ضلع ہے، یہاں بہتر تعلیمی سہولتیں اور ذرائع آمدورفت دیگر قریبی اضلاع کے مقابلہ میں آج بھی بہت محدود ہیں۔ مولانا شہیدؒ کا علاقہ تو بہت ہی زیادہ پسماندہ ہے۔ جب مولانا نے اس علاقہ میں آنکھ کھولی تو اس علاقہ میں کوئی پختہ سڑک نہ تھی۔ ریلوے اسٹیشن چنڈ بھی وہاں سے تقریباً دس میل کے فاصلہ پر تھا۔ علاقہ بجلی سے محروم تھا۔ زراعت کے اعتبار سے آبپاشی کے وسائل سیلابی پانی یا بارش کے سوا نہ تھے۔ نہ نہری پانی تھا، نہ کوئی ٹیوب ویل، اکثر علاقہ دریائے جہلم کے طوفانی اور کبھی کبھار دریائے چناب کی طغیانی کا بھی شکار ہو جاتا ہے، سیاسی لحاظ سے یہ علاقہ شاہ جیونہ کے شیعہ جاگیرداروں کی سیاسی اجارہ داری کی چکی میں پس رہا تھا۔ چیلہ میں ایک مڈل سکول تھا۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے پورے ضلع میں کوئی ایسا ادارہ نہ تھا جہاں سے قرآن و حدیث کی تعلیم کی تکمیل کی جا سکے۔ البتہ درجۂ حفظ و قرآن کی حد تک دیہاتوں اور شہر میں متعدد ادارے موجود تھے۔ ضلع جھنگ رافضیت اور قادیانیت کے فتنوں کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ ایسے تاریک ماحول میں اللہ تعالیٰ نے موضع چیلہ میں علم و حکمت کا ایک انتہائی روشن ستارہ نمودار کیا۔ جس نے اس ضلع میں خصوصاً اور پورے ملک میں عموماً ہر شعبہ میں تاریکی دور کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

خاندان

حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ سپرا جٹ قوم کے ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ کے والد صاحب کا نام ولی محمد تھا۔ آپ کے علاوہ بھائی اور ہیں۔ بڑے بھائی کا نام شیر محمد آپ سے چھوٹے بھائی کا نام شمس الحق ہے، جبکہ

Scanned with CamScanner

سات بہنیں بھی موجود ہیں۔ آپ ؒ جب ایک سال کے تھے تو آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپ کے بھائی شمس الحق ------ سوتیلی والدہ سے ہیں۔ آپ کے والد علاقہ کے مشہور کھوجی تھے اور چوروں کی نشاندہی کرنے میں منفرد مقام رکھتے تھے۔ صرف ۸ / ایکڑ رقبہ ہے جس میں مولانا شہید ؒ سمیت ۳ بھائی اور سات بہنوں کا حصہ ہے۔ مولانا کے بھائی اس رقبہ کو خود کاشت کرتے ہیں۔ مولانا شہید ؒ کی شادی مارچ ۱۹۷۷ء میں اپنے ننھیال میں ہوئی اور اب مولانا شہید ؒ نے ایک بیوہ اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ بڑا بچہ اظہار الحق ہے جو تقریباً ۱۰۔ ۱۲ سال کا ہے' اس سے چھوٹا حسنین معاویہ جو تقریباً ۸ / سال کا ہے اور سب سے چھوٹا سرور نواز جو تقریباً ۳ سال کا ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ تینوں بچوں کی پیدائش کے وقت مولانا جیل میں تھے' مولانا شہید ؒ کو اپنے اہل خاندان سے بڑی محبت تھی لیکن یہ محبت ان کے مشن کی راہ میں کبھی بھی رکاوٹ نہ بنی۔

عمر

مولانا شہید ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے اور ۲۲ / فروری ۱۹۹۰ء بروز جمعرات کو سوا آٹھ بجے شہید کر دیئے گئے۔ اس طرح مولانا کی عمر ۳۸ سال بنتی ہے۔ مولانا کی یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ ان کو فضیلتوں والی رات یعنی شب جمعہ میں شہید کر دیا گیا۔ ان کا جنازہ سید الایام جمعتہ المبارک کو عصر کے وقت ہوا اور تدفین عظیم رات شب معراج میں ہوئی۔ نماز جنازہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے پڑھائی۔

تعلیم و اساتذہ

مولانا شہید ؒ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول چیلہ سے حاصل کی۔ پرائمری تعلیم کے بعد اپنے ہی گاؤں میں اپنے ماموں حافظ جان محمد سے دو سال میں قرآن پاک حفظ کیا۔ پھر مسجد شیخاں والی عبدالحکیم ضلع خانیوال میں قاری تاج محمود صاحب سے علم قرات حاصل کیا اور اس کے بعد ملک کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم کبیر والا ضلع ملتان سے تفسیر' حدیث' فقہ' ادب' تاریخ' فلسفہ' منطق' صرف و نحو کے علوم حاصل کئے' آپ نے ۱۹۷۱ء میں دورۂ حدیث کی تکمیل معروف دینی ادارہ خیرالمدارس ملتان سے کی۔ دوران تعلیم ہی آپ نے کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں رئیس المناظرین حضرت مولانا دوست محمد قریشی ؒ اور مولانا عبدالستار صاحب تونسوی مدظلہ

العالی سے علم مناظرہ حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا محمد شریف کاشمیری صاحب، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب، صوفی محمد سرور صاحب، مولانا منظور الحق صاحب، مولانا ظہور الحق صاحب جیسے متبحر عالم شامل ہیں۔

عملی زندگی، اسلامی خدمات

تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا شہید" ملک میں نفاذ اسلام کی جدوجہد کے لئے جمعیۃ العلماء اسلام میں شامل ہوئے اور بعد میں پنجاب کے نائب امیر بنے۔

۱۹۷۲ء میں مولانا شہید" کا ٹوبہ میں ایک دینی مدرستہ میں بطور مدرس تقرر ہوا۔

۱۹۷۳ء میں جامع مسجد پیپلیانوالی جھنگ صدر جس کا نام اب جامع مسجد حق نواز شہید" رکھ دیا گیا ہے میں بطور خطیب تشریف لائے۔ آپ" کی خطابت کا انداز ایک منفرد حیثیت کا حامل تھا۔ آپ کی تقریر قصوں، کہانیوں یا لطیفوں پر مبنی نہ ہوتی تھی بلکہ آپ کسی بھی موضوع پر اس کے بنیادی فلسفہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں عام فہم اور مضبوط دلائل سے مزین کر کے عوام کو ذہن نشین کراتے تھے۔ اس عجیب انداز خطابت کی بناء پر آپ ایک محلّہ کی مسجد کے خطیب نہ رہے بلکہ بہت جلد پورے شہر کے خطیب بن گئے۔ دور دور کے محلوں سے لوگ آ کر حضرت مولاناؒ کی خطابت سے مستفیض ہوتے تھے اور یہ معاملہ یہاں تک بڑھا کہ اب تو ہر جمعہ کو نہ صرف دیہاتوں کے عقیدت مندوں کی ایک بڑی تعداد تشریف لاتی تھی بلکہ اکثر فیصل آباد، ٹوبہ، سرگودھا، ملتان، خانیوال و دیگر اضلاع کے لوگ مولانا شہید" کی تقریر سننے کیلئے تشریف لاتے تھے۔ مولانا کی تقاریر سے صرف عوام الناس ہی مستفید نہ ہوتے تھے بلکہ علماء کرام بھی اپنی مساجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مولانا کی مسجد میں تشریف لا کر مولانا کی تقریر سماعت فرماتے تھے اور اپنے آپ کو نئے اور مضبوط دلائل سے مزین فرماتے تھے۔ مولاناؒ نے ابتداء میں توحید و رسالت کے موضوعات پر بڑی محنت فرمائی لیکن بہت جلد یہ محسوس کیا کہ جب تک نبوت کے گواہان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کو تسلیم نہ کرا لیا جائے اس وقت تک کوئی مسئلہ تسلیم نہیں کرایا جا سکتا۔ مولانا شہید" کا اس مسئلہ کی طرف بھرپور توجہ دینے کی وجہ جھنگ کے مخصوص مذہبی اور سیاسی حالات بھی تھے۔ پورے ضلع میں تمام بڑے زمیندار شیعہ نظریات کے حامل تھے اور اہل سنت ہر لحاظ

سے سیاسی جبرواستبداد کی چکی میں پس رہے تھے۔ صحابہ کرامؓ پر سرعام تبرا بازی کی جاتی تھی۔

۱۹۶۰ء میں حسو بلیل میں حضرت عمرؓ کا پتلا جلایا گیا تھا۔ روڈ و سلطان میں مولانا دوست محمدؒ کو شیعوں نے شہید کر دیا تھا۔ ۱۹۶۹ء میں جھنگ شہر میں باب عمر کا سانحہ پیش آ چکا تھا جہاں مولانا شیریں سمیت ۵ / اہل سنت شہید ہوئے تھے اور پھر ۱۹۷۰ء کا الیکشن پورے ضلع میں اہلسنت نظریات کی بنیاد پر جیتا گیا تھا۔ گکی نو تحصیل شور کوٹ میں شیعوں نے حافظ محمد نواز کو تلاوت کرتے ہوئے شہید کر دیا تھا۔ ان حالات کی وجہ سے حضرت مولانا شہیدؒ نے عظمت صحابہ کرامؓ کو تسلیم کرانے اور صحابہ کرامؓ کے خلاف ہر قسم کی تقریری و تحریری تبرا بازی کا خاتمہ کرانے کیلئے اپنی تمام تر توجہ اسی مسئلہ پر مرکوز فرما دی۔ مولانا شہیدؒ نے تمام دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث علماء کرام اور عوام الناس کو اپنے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے شیعیت کے عظیم اور خطرناک ترین فتنہ کی سرکوبی کے لئے متحد ہونے کی دعوت دی اور ان کو ایک سٹیج پر لانے میں اکثر کامیاب ہوئے۔ تحفظ ناموس صحابہؓ کے نام سے ایک کمیٹی بنائی جس میں تینوں مکاتب فکر کے دو دو علماء کرام شامل تھے، جو کافی عرصہ تک اس فتنہ کے خلاف کام کرتی رہی لیکن اس کی جدوجہد صرف اپنے شہر تک یا زیادہ سے زیادہ اپنے ضلع تک محدود تھی۔ اس سے آگے وہ اپنا دائرہ کار نہ بڑھا سکی۔ مولانا شہیدؒ نے بزم امیر شریعت بھی قائم کی تھی لیکن وہ بھی محرم میں احرار پارک کا سالانہ جلسہ یا کسی اور جلسہ کے انعقاد کی حد تک رہی۔ ایران میں خمینی کی حکومت آجانے کے بعد پاکستان میں بھی شیعوں کی ریشہ دوانیاں حد سے بڑھنے لگیں۔ صحابہ کرامؓ کے خلاف تبرا بازی پر مشتمل اردو زبان میں ایرانی لٹریچر کی بھرمار ہونے لگی۔ گڑھ مہاراجہ میں قرآن پاک کو آگ لگائی گئی۔ ڈیرہ غازی خان میں مولانا شہیدؒ نے ایرانی انقلاب اور خمینی نظریات پر کڑی تنقید کی تو ان کے خلاف مارشل لاء ضوابط کے تحت مقدمہ بنا کر ڈیرہ غازی خان جیل میں قید کر دیا گیا۔ ان حالات میں مولانا شہیدؒ نے محسوس کیا کہ اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے نوجوانوں پر مشتمل ایک مستقل جماعت قائم کی جائے۔

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہؓ پاکستان

چنانچہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ بمطابق ۶/ستمبر ۱۹۸۵ء کو اپنی مسجد میں ہی سپاہ صحابہؓ پاکستان کی بنیاد رکھی۔ یہ شروع میں تو صرف ایک محلہ کی تنظیم تھی لیکن بہت جلد پورے ملک کی ایک بہت بڑی بلکہ کارکنوں کے اعتبار سے ملک کی سب سے بڑی مذہبی تنظیم بن گئی۔ سپاہ صحابہؓ نے ابتداء میں ہی جھنگ میں ایک عظیم الشان تاریخی دفاع صحابہؓ منعقد کر کے مقبولیت و محبوبیت حاصل کر لی اور سپاہ صحابہ کے موجودہ قائد مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی جیل میں تھے جلسہ کے شرکاء نے دھمکی دی کہ اگر آج شام تک مولانا فاروقی کو رہا نہ کیا گیا تو شاہراہ بند کر دی جائے گی۔ لہٰذا رات ہی کو مولانا فاروقی کو رہا کر دیا گیا اور کانفرنس میں آخری خطاب انہی کا ہوا جو رات ۲ بجے سے تین بجے تک جاری رہا۔ اس مقبولیت سے خائف ہو کر سپاہ صحابہؓ کے ذمہ دار افراد بشمول امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی خلاف شیعوں نے گھناؤنی سازشیں شروع کر دیں اور ۳۱ مئی ۱۹۸۶ء بمطابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ جھنگ کے شیعوں نے اپنا ایک آدمی خود ہی قتل کر کے مولانا شہیدؒ سپاہ صحابہ کے مرکزی صدر شیخ حاکم علی، اس وقت مرکزی جنرل سیکرٹری نسیم صدیقی جھنگ کے سابق ایم۔ پی۔ اے، شیخ محمد یوسف کے دو صاحبزادوں سمیت سترہ افراد کے خلاف قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کر کے فیصل آباد جیل میں پابند سلاسل کر دیا گیا جس سے پورے ملک میں اہلسنّت میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ جوں جوں محرم قریب آتا گیا بے چینی بڑھتی گئی۔ آخر شیعوں کے سرکردہ افراد نے محرم پر ماتمی جلوسوں کے عدم تحفظ کے خدشہ کی بناء پر اکابر اہلسنّت سے خود درخواست کر کے ایک معاہدہ کیا جس میں شیعوں نے ہر قسم کی تبرا بازی بند کرنے کی پابندی قبول کی اور اہلسنّت کے اسیران رہا ہوئے۔ یہ معاہدہ سپاہ صحابہؓ کی بہت بڑی کامیابی تھی۔

سپاہ صحابہؓ کے قائد حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ کے خلاف پورے ملک میں ۱۶ ایم پی او دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی اور دیگر سنگین دفعات کے تحت مقدمات کا ایک جال بچھا دیا گیا۔ گرفتاریاں، نظر بندیاں، زبان بندیاں ایک معمول بن گیا۔ بیک وقت مقدمات کا شمار ایک سو سے تجاوز کر چکا تھا، لیکن مولانا شہیدؒ کے پائے استقامت میں ذرا سی بھی لغزش نہ

آئی۔ آپ نے اپنے مشن میں ذرہ بھر بھی لچک پیدا نہ کی۔ اس استقامت و عزیمت کو سراہتے ہوئے سپاہ صحابہؓ کے ایک اہم اور بھرپور اجلا میں سپاہ صحابہؓ کے ایک اور معزز رکن اکرام الحق صدیقی نے حضرت مولانا شہید کے لئے امیر عزیمت کا خطاب تجویز کیا۔ جسے ہاؤس نے متفقہ طور پر منظور کر لیا اور پھر اس خطاب کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی کہ شہادت تک حضرت مولانا شہیدؒ کی دیگر صفات میں یہ خطاب سب سے زیادہ نمایاں اور معروف تھا۔ شہادت کے بعد اب اس سے بھی بہتر خطاب "شہید ناموس صحابہؓ" کا اضافہ ہوا۔ امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ رخصت پر عمل فرما سکتے تھے لیکن آپ نے تادم زندگی عزیمت کو اختیار فرما کر امیر عزیمت ہونے کا حق ادا فرما دیا۔

سانحہ لیہ

۱۳/ جون ۱۹۸۷ء کا سانحۂ لیہ مولانا شہیدؒ کی زندگی کا ایک عظیم سانحہ تھا۔ جمن شاہ ضلع لیہ میں جامع رحمانیہ کے سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد میں مولانا شہیدؒ نے اپنے مخصوص عنوان اور انداز میں تقریر فرمائی۔ جلسہ بعافیت ختم ہو گیا لیکن لیہ انتظامیہ نے بلا جواز رات کی تاریکی میں گھروں پر چھاپے مار کر گرفتاریاں شروع کر دیں۔ مولانا شہیدؒ ان کے ڈرائیور محمد مقبول، سپاہ صحابہ لیہ کے سرپرست مولانا عبدالصمد آزاد شہید اور صدر قاری محمد منور سمیت کافی افراد گرفتار کر لئے گئے، مولانا شہیدؒ، مولانا آزاد اور قاری محمد منور کو ملتان جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔ ضلعی انتظامیہ لیہ کو حالات کی درستگی کے لئے سپاہ صحابہؓ کے مرکزی صدر شیخ حاکم علی، جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد و کنوینر پنجاب مولانا محمد ایثار القاسمی شہیدؒ ایم۔ این۔ اے جھنگ نے ایک ہفتہ کی مہلت دی اور حالات کی سنگینی کا احساس دلایا لیکن نااہل انتظامیہ نے کوئی مثبت کارروائی نہ کی۔ آخر ۱۹/جون ۱۹۸۷ء کو سپاہ صحابہؓ کی اپیل پر ایک بہت بڑا لیکن پرامن جلوس لیہ کی طرف، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی قیادت میں روانہ ہوا۔ راستہ میں چوبارہ کے مقام پر جلوس روکے جانے کی وجہ سے مشتعل عوام نے اسسٹنٹ کمشنر تحصیل چوبارہ کو اغواء کر لیا۔ تب ضلعی انتظامیہ لیہ کو حالات کی سنگینی کا احساس ہوا اور انہوں نے اپنے اے۔ سی کے بدلہ مولانا شہیدؒ کو فوراً رہا کرنے کا وعدہ کیا۔ یہ عظیم الشان جلوس پرامن طریقہ سے لیہ سے واپس

Scanned with CamScanner

جھنگ آ رہا تھا کہ چند خبیث اور نا اہل شیعہ پولیس افسران نے چوک اعظم اور چوبارہ کے درمیان گھیرے میں لے کر جلوس پر انتہائی ظالمانہ طریقہ سے اندھا دھند فائرنگ کر کے تین افراد ضیاء الرحمٰن ساجد (فیصل آباد) محمد بخش (کبیر والا) اور صوفی عبدالغفار (عبدالحکیم) کو موقعہ پر شہید کر دیا۔ اس ظلم و بربریت پر کراچی سے خیبر تک زبردست احتجاج ہوا۔ ضلعی انتظامیہ لیہ کے خلاف قانونی اور عدالتی چارہ جوئی کی گئی۔ آخر ڈی۔ سی لیہ اور حکومت پنجاب گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوئی۔ مولانا شہید'' مولانا عبدالصمد آزاد اور قاری محمد منور کی نظر بندی کا خاتمہ اور تمام مقدمات میں رہائی کا فیصلہ کیا گیا اور ضلعی انتظامیہ ملتان خود اپنی نگرانی میں گاڑیوں کے ایک طویل جلوس کی شکل میں اپنی ضلعی حدود تک پہنچا کر گئی۔ مولانا کو ملتان جیل سے مورخہ ۲۷/ اگست ۱۹۸۷ء کو رات ۸ بجے رہا کیا گیا تھا لیکن راستہ میں جگہ جگہ کارکن استقبال کیلئے موجود تھے۔ اسلئے جگہ جگہ رکنا پڑا۔ اس طرح رات کو ۲ بجے ایک بڑے جلوس کی شکل میں جھنگ پہنچے۔ کارکنان کی محبت و عقیدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کارکنان نے وہ کار جس میں مولانا تشریف فرما تھے اپنے کندھوں پر اٹھالی۔

سانحہ بیرانی عیدگاہ

ملتان جیل سے رہائی کے اگلے روز جمعہ تھا۔ مولانا کی رہائی کی خبر ایک روز قبل اخبارات میں آ چکی تھی۔ چنانچہ نماز جمعہ میں شرکت اور مولانا شہید'' سے ملاقات کے لئے ملک کے طول و عرض سے ہزاروں نوجوان تشریف لائے ہوئے تھے کہ محلہ کی گلیوں میں دور دور تک نماز کی صفیں بنانی پڑیں۔ شیعیت سربگریباں تھی کہ اس طوفان کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ چنانچہ ازلی سازشی طبقہ نے فوراً ایک نئی سازش تیار کی اور اہل سنت کے دو بڑے گروہوں میں غلط فہمیاں پیدا کر کے ان کو آپس میں لڑا دیا جس کے نتیجہ میں اہل سنت (بریلوی مسلک) کے دو افراد قتل ہو گئے۔ اس بات کے قوی شواہد موجود ہیں کہ وقوعہ کے وقت مہدی قصائی اور شاقا قاضی جو انتہائی شرپسند شیعہ ہیں فائرنگ کرتے دیکھے گئے۔ بہر حال شیعیت اپنی سازش میں کامیاب ہوئی۔ جانی نقصان بھی اہلسنت کا ہوا اور قتل کے جرم میں گرفتار بھی اہلسنت ہی ہوئے۔ ایک مرتبہ پھر مولانا حق نواز جھنگوی'' اور سپاہ صحابہ'' کے مرکزی صدر شیخ حاکم علی'

Scanned with CamScanner

جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد اور ناظم دفتر شیخ محمد اشفاق، چودھری طارق افضال کو مقدمہ قتل میں ملوث کر دیا گیا۔ ہزاروں افراد اس بات کے گواہ تھے کہ سپاہ صحابہؓ کے قائدین کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، لیکن شیعیت نے پس پردہ رہ کر مولاناؒ کو گرفتار کرالیا۔ اسی طرح شیخ حاکم علی، محمد یوسف مجاہد اور شیخ محمد اشفاق پر انتہائی ظالمانہ تشدد کیا گیا اور ان تینوں کو بھی مولانا کے ساتھ ہی میانوالی جیل میں نظربند کر دیا گیا۔ مولانا شہیدؒ اور ان کے ساتھیوں نے اس ظلم کو بڑے تحمل اور بردباری سے برداشت کیا اور ۱۲ میں سے ۱۰ افراد ضمانت پر رہا ہو گئے جبکہ شیخ حاکم علی اور چودھری طارق افضال تقریباً ساڑھے تین سال تک جیل میں رہے اور آخر اہلسنت کی آپس میں صلح ہونے پر انتظامیہ کو انہیں رہا کرنا پڑا۔

قاتلانہ حملے اور شہادت

ان تمام مصائب و مشکلات کے باوجود مولانا شہیدؒ اور سپاہ صحابہؓ بڑی سرعت کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہے اور اب عالمی دفاع صحابہؓ کانفرنس کی تیاری کی جا رہی تھی تاکہ شیعیت کے خلاف پورے عالم اسلام کی ایک آواز بن کر ابھرے۔ اب شیعیت یہ محسوس کر چکی تھی کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو ہمیشہ کے لئے اپنے راستے سے ہٹائے بغیر پاکستان میں ایرانی انقلاب کا راستہ ہموار نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ نئی حکمت عملی کے تحت ان پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ پہلا حملہ مورخہ ۲۹/ ۱۰/ ۸۹ کو جھنگ، سرگودھا روڈ پر ہوا جس کا پرچہ درج کرا دیا گیا۔ فقہ جعفریہ کے قائد ساجد نقوی جھنگ کا شیعہ عالم غلام عباس نجفی ایم۔ پی۔ اے، سید ظفر عباس شاہ اور عابدہ حسین ایم۔ این۔ اے کے نام نامزد کئے گئے تھے لیکن اس ایف آئی آر کا کوئی ملزم بھی گرفتار نہیں کیا گیا۔ چند دن بعد ۲۵-۱-۹۰ کو جڑانوالہ کا ایک شخص طفیل علی مولانا شہیدؒ کے گھر مولانا کے قتل کے ارادہ سے داخل ہوا جس کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا گیا لیکن اس کے اقبال جرم کے باوجود اس سے بھی کوئی مزید پوچھ گچھ نہ کی گئی۔ ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء کو مولاناؒ شہیدؒ کو بیرون ملک سے ایک فون آتا ہے جس میں مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کے مولانا عبدالستار تونسوی اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کے قتل کے منصوبہ کی بین الاقوامی سازشیں تیار کی جا چکی ہیں۔ مولانا شہید نے

Scanned with CamScanner

مورخہ ۱۶ / فروری کے جمعہ کے خطبہ میں حکومت کو خبردار کیا کہ اس سازش کو ناکام بنایا جائے۔ مولانا نے اس سلسلہ میں صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان صاحب کو ایک خط بھی لکھا کیونکہ مولانا سمجھتے تھے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں باہمی چپقلش کی وجہ سے کوئی بھی تعمیری کام نہیں کر رہی ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ خط صدر پاکستان کو لکھا تھا جو یقیناً ان کو مل گیا ہوگا۔ لیکن شائد ان کے عملہ میں موجود کسی شیعہ نے یہ خط خرد برد کر لیا ہو۔ البتہ یہ بات قطعی ناقابل یقین ہے کہ ضلعی انتظامیہ تک ۶ / روز گزر جانے کے بعد بھی مولانا کی تقریر کی رپورٹ نہ پہنچی ہو۔ جبکہ مولانا کی ہر تقریر کی رپورٹ کے لئے کئی سرکاری ایجنسیاں ہمیشہ موجود ہوتی تھیں۔

مولانا حق نواز شہید ؒ کو مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو رات سوا آٹھ بجے ان کے مکان کے دروازے پر ریوالوار سے پے درپے گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔

اناللہ و انا الیہ راجعون ط

مولانا شہید ؒ کی شہادت کی خبر اندرون و بیرون ملک جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگوں میں ایک کہرام مچ گیا۔ مولانا کی شہادت کے بعد ضلعی انتظامیہ جھنگ نے جس انداز میں واقعات کو نمٹایا اور اہلسنت سے جو زیادتیاں کیں، انکی وجہ سے اب یقین ہو چلا ہے کہ مولانا کے انتباہ کے باوجود ان کی حفاظت کا قصداً بندوبست نہیں کیا اور ان کے قتل کی سازش میں انتظامیہ براہ راست ملوث ہے جس کا قطعی ثبوت یہ ہے کہ مولانا صاحب پر ۸۹ ۔ ۱۰ ۔ ۲۹ کے قاتلانہ حملہ کے بعد شہر میں ہڑتال ہوئی۔ احتجاجی جلسہ ہوا۔ ملزم نامزد کئے گئے لیکن کسی ایک شخص کی بھی گرفتاری نہ ہوئی۔ دوسرے حملہ میں طفیل نامی شخص نے سرعام کہا کہ وہ مولانا حق نواز کو قتل کرنے آیا ہے۔ اس اقبال جرم کے باوجود اس کو چھوڑ دیا گیا۔ واقعہ شہادت سے چھ روز قبل مولانا صاحب اپنی جمعہ کی تقریر میں اپنے قتل کے منصوبہ کی نشاندہی فرماتے ہیں، شہر میں بچہ بچہ کی زبان پر یہ بات عام ہو گئی تھی لیکن ضلعی انتظامیہ نے مولانا کے تحفظ کے لئے کوئی معمولی اقدام بھی نہ کیا۔ کیا یہ سارے امور اس بات کا کافی ثبوت نہ ہیں کہ ضلعی انتظامیہ مولانا کے قتل میں براہ راست ملوث تھی۔

Scanned with CamScanner

تحاریک اور انتخابات:

۱۔ مولانا شہید دارالعلوم کبیر والا میں ابھی زیر تعلیم ہی تھے کہ ایوبی آمریت کے خلاف ۱۹۶۹ء میں پورے ملک میں تحریک چلی۔ جمعیتہ علماء اسلام نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا۔ مولانا نے بحیثیت ایک کارکن اس تحریک میں حصہ لیا اور پہلی مرتبہ گرفتار ہوئے۔

۲۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت میں بھرپور انداز میں حصہ لیا۔ اس وقت مولانا بطور کارکن خطیب جامع مسجد پپلیانوالی (جامع مسجد حق نواز شہید") میں تشریف لا چکے تھے۔ جھنگ میں اس تحریک میں حصہ لینے والے دیگر قائدین کے مقابلہ میں مولانا شہید" کی تقاریر منفرد مقام رکھتی تھی اور عوام میں ایک نیا جذبہ اور لگن پیدا کر رہی تھیں۔ اس تحریک میں بھی مولانا شہید کو گرفتار کیا گیا۔

۳۔ ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں مولانا شہید" نے بھٹو آمریت کے خلاف سردھڑ کی بازی لگا دی اور انہیں ایک مرتبہ پھر پس دیوار زنداں جانا پڑا۔

۴۔ پاکستان میں کسی فوجی آمر کی حکومت ہو یا کسی سول آمر کی' مولانا شہید" نے ہر آمریت کے خلاف بھی آواز اٹھائی۔ مارشل لاء دور میں بھی متعدد مرتبہ گرفتار ہوئے۔ بحالی جمہوریت کے لئے اپنی آواز بلند فرماتے رہے لیکن اس تحریک میں اتنی احتیاط فرماتے رہے کہ جھنگ میں پیپلزپارٹی کے شیعہ لیڈروں کے ساتھ اس سٹیج پر کبھی نہیں آئے۔ اپنی مسجد سے تحریک بحالی جمہوریت کے لئے کام کرتے رہے۔

۵۔ ۱۹۸۵ء کے غیر جماعتی انتخابات ہوئے تو جمعیتہ علماء اسلام نے ان انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن مولانا نے جماعت سے اجازت لے کر جھنگ میں عابدہ حسین اور امان اللہ خان سیال شیعہ امیدواروں کی مخالفت میں تقاریر فرمائیں اور انتخابی دورے کئے بلکہ عابدہ حسین کے مقابلہ میں ایک سنی امیدوار غلام احمد گاڈی کو مولانا نے

Scanned with CamScanner

خود کھڑا کیا تاکہ عابدہ حسین بلامقابلہ کامیاب نہ ہو جائے۔

۶۔ ۱۹۸۸ء میں جماعتی انتخابات ہوئے تو جمعیتہ علماء اسلام کے ٹکٹ سے مولانا شہیدؒ نے جھنگ کے قومی اسمبلی کے حلقہ این۔ اے ۶۸ سے الیکشن میں حصہ لیا۔ آپ کے مقابلہ میں شیعہ لیڈر عابدہ حسین بطور آزاد امیدوار اور ذوالفقار علی بخاری بطور امیدوار پیپلز پارٹی تھے۔ یہ سب پرانے پارلیمینٹرین تھے۔ مولانا نے کسی بھی الیکشن میں ذاتی طور پر پہلی مرتبہ حصہ لیا تھا۔ وسائل کے اعتبار سے مولانا کا اپنے مخالفین سے کوئی مقابلہ ہی نہ تھا' بہر حال مولانا نے اپنے مثبت پروگرام کی وجہ سے شہر میں انتہائی مقبولیت حاصل کر لی۔ البتہ دیہی علاقہ کی انتخابی مہم میں عدم وسائل' عدم رابطہ اور وقت کی کمی کے باوجود مولانا نے تقریباً چالیس ہزار ووٹ حاصل کئے اور شہری علاقہ میں اپنے مد مقابل امیدوار سے ۱۵۰۰۰ ووٹوں کی برتری حاصل کی۔ پڑھے لکھے لوگوں نے مولانا کے موقف کو بڑی تیزی سے قبول کیا اور تعلیم یافتہ لوگوں کے ووٹ سب سے زیادہ مولانا ہی کو ملے۔ اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ریٹرننگ آفیسر کے دفتر میں جب سرکاری ملازمین کے ڈاک کے ذریعے بھیجے گئے ووٹ گنے گئے تو مولانا کے حق میں ڈالے گئے ووٹوں کی تعداد ۱۷۲ اور پیپلز پارٹی کے امیدوار سید ذوالفقار علی بخاری کے حق میں ڈالے گئے ووٹوں کی تعداد صرف ۵۴ تھی۔ اس طرح باقی تینوں امیدواروں کے حاصل کردہ مجموعی ووٹوں سے مولانا کے حاصل کردہ ووٹ زیادہ تھے۔ اب مولانا شہیدؒ عوام کے مسائل حل کرانے میں بھرپور توجہ دے رہے تھے اور اس وقت آئندہ الیکشن کے اعتبار سے رائے عامہ مولانا کے حق میں سب سے زیادہ تھی اور یہ بات مخالفین خصوصاً عابدہ حسین سے مخفی نہ تھی۔ مولانا کو اپنے راستہ سے ہٹانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔

۷۔ جہاد افغانستان میں سپاہ صحابہؓ کے بہت سے کارکنوں نے عملی طور پر حصہ لیا۔ کچھ کارکن شہید بھی ہوئے۔ مارچ ۱۹۹۰ء میں خود مولانا شہیدؒ کا اپنی جماعت کے تقریباً

۴۰ افراد کے ہمراہ جہاد افغانستان میں شمولیت کا ارادہ تھا۔

۸۔ جہاد کشمیر کے سلسلہ میں ۵ فروری ۱۹۹۰ء کو ملک گیر ہڑتال ہوئی تو مولانا نے فوارہ چوک (حق نواز شہید ؒ چوک) میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے حکومت کو پیش کش کی کہ اگر حکومت مجاہدین کو کشمیر بھیجنے کا بندوبست کرے تو وہ سپاہ صحابہ کی جانب سے ۵۰ ہزار مجاہدین بھیجنے کیلئے تیار ہیں۔ مولانا کی شہادت پر شدید رکاوٹوں کے باوجود مولانا کے جنازہ میں ملک کے طول و عرض سے اتنی کثیر تعداد میں لوگوں کی شمولیت سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ۵۰ ہزار مجاہدین کا مہیا کرنا مولانا کے لئے کوئی مشکل نہ تھا۔

۹۔ سندھ کی صورت حال پر مولانا کو بڑی تشویش تھی۔ آپ نے کراچی، حیدر آباد، سکھر اور اندرون سندھ کے دورے کئے۔ وہاں کے عوام کو علاقائی عصبیت کے نقصانات اور باہمی اخوت و محبت کی برکات سے آگاہ فرمایا اور حکومت سے صورت حال کو بروقت کنٹرول کرنے کی اپیل کی۔ آپ ؒ قرآن و حدیث کی روشنی میں مہاجرین و انصار صحابہ کرام ؓ کی آپس کی محبت کی مثالیں بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ مہاجر اور سندھی نوجوانوں سے فرمایا کرتے تھے کہ اگر وہ اپنی مہاجر یا سندھی ماں کیلئے نہ لڑیں بلکہ سب کی امی عائشہ صدیقہ ؓ کے مقدس دوپٹہ کی عظمت کے لئے لڑیں۔ تو اس سے بڑی کیا سعادت ہو سکتی ہے۔

۱۰۔ مرکز اور پنجاب کی اس دور کی محاذ آرائی پر مولانا کو بڑی تشویش تھی۔ مولانا فرمایا کرتے تھے کہ اس ساری کارروائی کے پیچھے دونوں طرف کے شیعہ لیڈروں کا ہاتھ ہے وہ قوم کو آپس میں لڑا کر پاکستان میں ایرانی انقلاب کا راستہ ہموار کر رہے ہیں۔

جامعہ محمودیہ

جیسا کہ شروع میں عرض کیا گیا کہ جھنگ میں قرآن و حدیث کا کوئی ایسا معیاری ادارہ نہ تھا جس میں درس نظامی کی مکمل تعلیم دی جاتی ہو۔ مولانا شہید ؒ نے اس کمی کو دور فرمانے کیلئے گوجرہ روڈ پر تقریباً ۷ کنال جگہ لے

کر حضرت مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہ' سے منسوب کر کے جامعہ محمودیہ کی بنیاد رکھی۔ جس نے چند سالوں میں نامساعد حالات کے باوجود نمایاں ترقی کی اور اب اس میں تقریباً دو صد طلباء قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جامعہ محمودیہ کے لئے ایک مرتبہ ضلعی چیئرمین عشر زکوٰۃ کمیٹی چودھری محمد ادریس نے ایک لاکھ روپے زکوٰۃ فنڈ سے ارسال کیا تو مولانا شہیدؒ نے یہ لکھ کر واپس فرما دیا کہ ہمارا مدرسہ سرکاری زکوٰۃ کی خطیر رقم کے مقابلہ میں غریب عوام کی پر خلوص امداد کو ترجیح دیتا ہے۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز شہیدؒ بیک وقت ایک بے مثال خطیب، مبلغ، مجاہد، سیاسی لیڈر، سماجی کارکن جمیعتہ علماء اسلام کے رہنما سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ متحدہ علماء کونسل کے رہنما جامعہ محمودیہ کے مہتمم ایک خاوند، ایک باپ، ایک بھائی، لاکھوں دلوں کی دھڑکن تھے اور سینوں کے بے تاج بادشاہ تھے۔

عظیم خوشخبری

قائدین سپاہ صحابہؓ کی ولولہ انگیز جرأت مند اور تاریخی تقاریر پر مشتمل لاجواب اور بہترین ریکارڈنگ کے ساتھ آڈیو کیسٹیں اور

سپاہ صحابہؓ کے نظریاتی اور فکری نعروں کے خوبصورت اور دیدہ زیب رنگا رنگ اسٹکرز، کی رنگ، جھنڈے، بٹوے، بیج، ڈائریکٹری، ٹیبل جھنڈے، کیلنڈر اور ٹوپیاں حاصل کرنے کے لئے۔

معاویہؓ علیؓ بھائی بھائی

اسلامی کیسٹ اینڈ سٹکرز ہاؤس

ادارہ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد فون ۳۱۱۲۴

مولانا حق نواز شہید کی تقاریر سے اقتباسات

سپاہ صحابہؓ کی تحریک پھولوں کی سیج نہیں ہے

"سپاہ صحابہؓ کی تحریک پھولوں کی سیج نہیں ہے' اس میں مشکلات و مصائب سے دو چار ہونا لازمی امر ہے جو نوجوان ہمارے ساتھ شریک ہونا چاہتا ہے اسے خوب سوچ سمجھ کر اس وادی پر خار میں قدم رکھنا ہوگا' اس پر ہر قسم کے طعنے دھرنے کا کام پہلے اپنوں کی طرف سے شروع ہوگا' اس کے نظریات کی پختگی اور اپنے موقف پر سختی سے کاربند رہنے کو مورد طعن قرار دیا جائے گا' عافیت کوش او دوں ہمت علماء بھی اسے مصلحت براری کا درس دیں گے' لیکن میرے نزدیک ایسے ماحول میں جبکہ بازاروں میں اصحابؓ رسول ﷺ کو گالیاں دی جا رہی ہوں ازواج مطہراتؓ کے خلاف غلیظ زبان و قلم استعمال ہو رہی ہو' صحابہ کرامؓ کی بیٹیوںؓ کی شفاف چادر کو طعن و تشنیع سے آلودہ کیا جا رہا ہو' ایسے کھلے کفر کے خلاف کھل کر کام کر لینا ہی اسلاف کی سنیت طیبہ ہے۔"

(کبیر والا ضلع ملتان میں کارکنوں سے خطاب)

میرا مشن مدح صحابہؓ کا فروغ ہے

"سپاہ صحابہؓ عالم اسلام میں امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوئیؒ کی تحریک کو زندہ کرنا چاہتی ہے' اس کا مشن دراصل انہی تعلیمات کا فروغ ہے جو حضرت امام شاہ ولی اللہ کی نامور کتاب ازالتہ الخفاء سے عیاں ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے انہی افکار کا غازہ سب سے پہلے حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوئیؒ نے نمودار کیا تھا' ان کے دور میں شیعہ کی سرگرمیاں' تصنیف و تحریر اور وعظ و تقاریر تک محدود تھیں لیکن آج جبکہ ایران میں ایک متعصب شیعہ حکومت قائم ہو چکی ہے۔ شام میں حافظ الاسد نے شیعہ کے نصیری فرقہ کے افکار کو نظام حکومت کی بنیاد قرار دے رکھا ہے۔ لبنان کے ایک حصہ میں شیعہ ریاست قائم ہے عراق میں ۵۵ فیصد آبادی متعصب شیعہ سے تعلق رکھتی ہے یہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر اپنے نظریات کے فروغ میں سرگرم عمل ہیں۔ ایران سے براہ راست پاکستان کے شیعہ کی

Scanned with CamScanner

سرپرستی کی جا رہی ہے۔ ایسے حالات میں لازمی امر ہے کہ سنی بیدار ہوں تحریف قران اور بغض صحابہؓ سے بھری ہوئی غلیظ ذہنیتوں کے عزائم خاک میں ملائیں، اگر ایسے ماحول میں بھی اہلسنت بیدار نہیں ہوتے تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ ان کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے وہ اسلاف کی عزت و ناموس کی محافظت کا امین نہیں رہا ہے اسے دنیوی حرص و آز نے اسلامی اقدار سے دور کر دیا ہے اس طرح خدائی عذاب اور پیغمبر ﷺ کی ناراضگی اس کا مقدر بن چکی ہے۔

مشن پر پختگی کا یقین سب سے پہلی بات ہے

مجھے سب سے زیادہ خطرہ کھلے کفر سے نہیں بلکہ ایسی ذہنیت اور ایسی سوچ سے ہے جسے اپنے مشن کی صداقت کا یقین نہ ہو، جس کے نظریات میں اطمینان کی بجائے اضمحلال ہو، اتحاد کی بجائے اختلاف ہو، جوانمردی کی بجائے پژمردگی ہو۔

سپاہ صحابہؓ سمندری فیصل آباد میں افطاری کے ایک اجتماع سے خطاب

ماں کی عزت کے لئے نکل ....

میرے ہاتھ میں شیعہ کی طرف سے شائع ہونیوالی ایک تازہ کتاب " حقیقت فقہ حنفیہ " ہے جس میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے بارے میں العیاذ باللہ یہ لکھا گیا ہے "عائشہ عورت تھی کہ بندریا" اف اے سنی، تیری حیا کہاں ہے، تیری غیرت کدھر ہے، تیرا ایمان کہاں سو گیا ہے، تو جوان بھی ہو، تیرے پاس پیسہ بھی ہو، تیری عزت بھی ہو، تیری اکثریت بھی ہو، تیرا ملک بھی ہو، پھر تیری ماں کی بے عزتی ہو اور تیرے اوپر غفلت کا پردہ پڑا رہے، تو آسودہ خواب ہو، تو مصلحت آشنا ہو تو عافیت کوش ہو، تو دنیا پرست ہو، تو صرف اپنے کاروبار میں مصروف ہو، تیری اماں کی ناموس کی چادر تار تار رسول اللہ ﷺ کی گھر والیاں آج تیرے ملک میں اتنی بے بس اور لاچار ہو گئی ہیں کہ ان کو بندروں سے تشبیہ دی جانے لگی ہے، یہ میرے ہاتھ میں آنگن ڈائجسٹ کا شمارہ (لاہور) ہے جس میں حضرت معاویہؓ کی بیٹی کو العیاذ باللہ ------ کنجری کے روپ میں پیش کیا گیا ہے، تیری اور میری بیٹی کی عزت محفوظ ہو لیکن صحابہ کرامؓ کی بیٹیاںؓ تیرے شہر میں طعنوں کا نشانہ بن چکی ہیں،

Scanned with CamScanner

تیری ماںؓ کو شیعہ گالیاں دیں تیری بہن کو بازاری عورت کہیں ——— پھر بھی تو مصلحت کا درس دے ——— آج فیصلہ کر کہ تو سنی ہے یا شیعہ، مسلمان ہے یا کافر ہے، ماں کی عزت کا رکھوالا ہے یا دشمن ہے۔

ہائے وہ اماں عائشہؓ .... جس کو رسول اللہ ﷺ پیار سے حمیرا کہتے تھے۔

جس کے بستر پر قرآن اترتا تھا۔

جس کو کبھی جبرائیلؑ کا سلام آتا تھا۔

جس کا تذکرہ قرآن کی سترہ آیتوں میں ہے۔

جس کی محبت ایمان کی علامت بتائی گئی ہے۔

اے سنی اٹھ اور ماںؓ کی عزت کا رکھوالا بن، چھوڑ دے اور سب کچھ چھوڑ دے، غیرت و حیاء کے زیور سے آراستہ ہو، جرات و ہمت کا زیور اوڑھ ——— ماں کے دشمنوں کے خلاف سینہ سپر ہو جا.......

اگر تیرے شہر کا سنی مولوی بے غیرت ہو چکا ہے تو اس سے بھی بے نیاز ہو جا تیرے شہر کا سنی ڈی سی، سنی ایس پی، تھانیدار سنی، وزیر سنی، سپاہی سب دولت حیاء سے محروم ہو چکے تب بھی نکل .... خدا پر بھروسہ کر استقامت کا جوہر اپنا کر ایک مشن ایک فکر کے لئے سپاہ صحابہؓ کے پرچم کو تھام..........

سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس فیڈریشن مظفر گڑھ کے ۵۰۰۰ ہزار نوجوانوں سے تاریخی خطاب ۱۱ جون ۱۹۸۷ء

شیعہ کے کفر پر مسلمانوں کے تمام فرقوں کا اتفاق ہے

"آج ہمیں کہا جاتا ہے کہ تم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہو، یہ بات پہلے تو کبھی نہیں سنی تھی، میں نے آج اسی بات کا اظہار کرنا ہے۔"

شیعہ فرقہ کو تاریخ کی زبان میں آل یہود بھی کہا جاتا ہے اس کا بانی عبداللہ بن سبا نسلاً یہودی تھا، اس کی ستم کاریوں سے اسلام کا سینہ ربع صدی تک چھلنی رہا، اسی نے سب سے پہلے خلفاء ثلاثہؓ پر عدم اعتماد کا اعلان کر کے حضرت علیؓ کی خلافت و وصایت کا منافقانہ نعرہ بلند کیا تھا، یہ ایک حقیقت ہے کہ پھر اسی کے نام لیواؤں نے کوفہ میں حضرت علیؓ کو

Scanned with CamScanner

شہید کیا تھا' اسی کی اولاد نے کوفہ میں حضرت حسنؓ پر قاتلانہ حملہ اور بعد ازاں حضرت حسینؓ کو خود بلا کر شہید کر دیا۔

ابن سبا کے نعروں کی بنیاد پر شیعہ کے دنیا میں ۱۷۰ فرقے پیدا ہوئے آئمہ تلبیسؒ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ——————— کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والوں کی اکثریت بھی شیعہ مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ شیعہ کے خلاف جزوی کام تو ہر دور میں ہوا لیکن ان کے نظریات کے خلاف پہلی آواز بلند کرنے والی شخصیت حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہیں۔ ان کی معرکتہ الاراء کتاب غنیتہ الطالبین اس کا بین ثبوت ہے۔ بعد ازاں امام غزالیؒ' امام ابن تیمیہؒ' امام رازیؒ' حافظ عماد الدینؒ ابن کثیرؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے وضاحت کے ساتھ شیعہ کی ضلالت و گمراہی اور ان کی اسلام سے دوری کا ذکر کیا۔

امام الہند شاہ ولی اللہ نے ازالتہ الخفاء اور ان کے نامور فرزند حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے تحفہ اثنا عشریہ میں ان کے کفر کی بے شمار وجوہ بیان کی ہیں۔

ہندوستان میں بیسویں صدی کے دوران جن علماء نے شیعہ پر کفر کا فتویٰ عائد کیا ان میں بریلوی مکتبہ فکر کے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلویؒ' اہلحدیث حضرات میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا محمد حسین بٹالویؒ' علماء دیو بند میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ' مولانا رشید احمد گنگوہیؒ' اور مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کا نام نمایاں ہے۔

یہ تمام کتابیں عرصہ دراز سے دنیا میں شائع ہو رہی ہیں ان کے قارئین مسجدوں کے حجروں میں بیٹھ کر شیعہ کو کافر کہتے ہیں۔

سپاہ صحابہؓ جب ان سے کہتی ہے کہ آپ اس کفر کو دنیا کے سامنے کھلے طور پر کیوں نہیں ننگا کرتے اور پھر ایسے حالات میں جب ایران اسلام کے نام پر خانہ کعبہ پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنا چکا ہے اور شیعہ نظریات ہی کو اسلام قرار دے کر پوری دنیا کو فریب دے رہا ہے۔

تو معاف کیجئے .... جواب دیا جاتا ہے کہ ابھی حالات سازگار نہیں۔ مولوی صاحب ..... تیرے پاس تعویذ کے پیسے لینے کیلئے حالات سازگار ہیں' نکاح کی فیس لینے کیلئے حالات سازگار ہیں' مریدوں سے ہوائی جہازوں کے ٹکٹ مانگنے اور کھلے عام چندے جمع کرنے کے

حالات سازگار ہیں' ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے' بغض و عناد میں باہم دست و گریبان ہونے کیلئے سازگار ہیں' امن کمیٹیاں بنا کر پولیس کی حفاظت میں صحابہ کرامؓ پر تبرا کرانے کے حالات سازگار ہیں ...... لیکن اسلام کے نام کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنے والے کھلے کفر کی منافقت اور چالبازی کا پردہ چاک کرنے کیلئے ابھی حالات ہی سازگار نہیں' اگر اب بھی مولوی صاحب کے دماغ میں حقیقت کا چراغ روشن نہیں ہوتا تو میں سمجھوں گا یہ خود ہمارے راستے میں رکاوٹ ہے ایسی رکاوٹوں کو دور کرنا بھی ہمارے مشن کا حصہ ہے۔

(مظفر گڑھ میں سپاہ صحابہؓ کے جلسہ سے خطاب)

کبھی کبھی نظریاتی تحریکیں سو سو سال بعد ساحل مراد تک پہنچتی ہیں

"ایک ایسا وقت تھا کہ جب ۱۸۸۸ء کے بعد مرزا غلام احمد قادیانیؓ نے دعویٰ نبوت کیا' سب سے پہلے اس پر علماء لدھیانہ نے کفر کا فتویٰ جاری کیا اس وقت کئی ہمارے علماء نے بھی عدم معلومات کے باعث اس فتویٰ کفر کی مخالفت کی' لیکن جب مرزا قادیانی کے عقائد سامنے آئے تو علماء دیوبند' علماء اہلحدیث اور علماء بریلی نے بھی علی الاعلان فتویٰ کفر پر دستخط کر دیئے' ۹۰ سال تک برصغیر میں علماء ہند نے اس کفر کے خلاف آواز بلند کی' حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہؒ اور ان کے رفقاء نے نصف صدی تک برصغیر کے کونے کونے میں قادیانی کفر کو آشکار کیا لیکن انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ ہمیشہ کفر اسلام کی اس جنگ کو بریلوی' دیوبندی نزاع کی طرح مسلمانوں کے دو طبقوں کا اختلاف قرار دیتا رہا۔ بالاخر قریباً سو سال تک پھیلنے والی علماء کی جدوجہد رنگ لائی ہزاروں رفقاء کی شہادت کے بعد بالاخر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے کفر کو ہر مسلمان نے دل و جان سے تسلیم کیا اور پاکستان کی پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا' بالکل اسی طرح شیعہ کا کفر بھی ہماری کتابوں تک محدود تھا۔ ایران کی اسلامیت کے پروپیگنڈے کے بعد رد عمل کے طور پر مسلمانوں کی طرف سے اس کا کفر عیاں ہونے لگا' پاکستان میں دو سال قبل قائم ہونے والی تنظیم سپاہ صحابہؓ نے پہلی مرتبہ اس کا کفر سٹیج پر آشکار کیا تو مسلمانوں کے طبقے چونک اٹھے۔ دو سال ہی کے عرصہ میں تاحال سپاہ صحابہؓ کے پروگرام کے ساتھ مسلمانوں کی اکثریت اس کفر کے لئے متفق نظر آنے لگی' تاہم علماء کے کئی گروہ جو مصلحتوں کی بھینٹ چڑھے ہوئے

ہیں بہت جلد ہمارے موقف کے حامی بن جائیں گے' سیاسی مصلحتیں تار تار ہو جائیں گی' ہر شخص پر شیعہ کا کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا اس طرح امت مسلمہ کو عظیم خطرے سے آگاہ کرنے کے سلسلے میں ہمارا مشن ضرور کامیابی سے ہمکنار ہو گا۔

اس کام میں کتنی دیر لگتی ہے کون ہمارے ساتھ شریک ہوتا ہے' کہاں کہاں' کس کس قدر ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے' ہمیں ان باتوں کی طرف دھیان نہیں کرنا'

ہمیں اپنے مشن پر گامزن رہنا ہے اس کے نتائج خلاق عالم کے سپرد ہیں' خواہ وہ ہمیں ہی اس کے ثمرات دکھائے' یا ہماری نسلوں کو کامیابی کی شاہراہ سے شناسا کرے۔

(کراچی میں سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں سے خطاب)

دین کے کاموں میں مشکلات کا دریا عبور کرنا سنت انبیاءؑ ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ نے جان جوکھوں میں ڈال کر توحید کی دعوت کے فروغ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی صحابہ کرامؓ کی زندگی بھی مصائب و عواقب سے عبارت ہے۔ اللہ کی سب سے برگزیدہ ہستی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے ہیں' ان کے چہرے پر کوڑا ڈالا گیا' ان پر آوازے کسے گئے' ان کو طعنہ زنی کا نشانہ بنایا گیا جب اللہ کے سب سے بڑے محبوب ﷺ کو دین کی راہ میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو لازمی امر ہے کہ جو شخص خالصتاً رضائے الٰہی کے لئے دین کے کسی شعبے میں کام کرے گا' کسی ۔ قعہ پر دین کے لئے ڈٹ جائے گا' جسے دین سمجھے گا اسی پر سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہو گا اسے بھی دکھوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے گا' ایک عظیم انسان اور سپاہ صحابہؓ کے کارکن کے لئے تمغۂ امتیاز اس کا اپنے مشن پر کاربند رہنا ہو گا' اسے اپنوں کے ہر طعنے سن کر بھی اپنے نصب العین کی آواز بلند کرنی ہو گی۔"

میں جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کروں گا

میری عقل ماؤف نہیں ہو گئی' میرے دماغ میں کوئی خرابی نہیں' میرے عقل و خرد پر پردہ نہیں پڑا کہ مجھ پر بیسیوں مقدمے قائم ہیں' ہر ضلع میں پولیس میرا راستہ روکے کھڑی رہتی ہے' میں کئی کئی مقامات پر سارا سارا دن عدالتوں کے دروازے میں تاریخ

پیشیوں کے لئے پریشان کھڑا رہتا ہوں ان تمام پریشانیوں کے باوجود میں شیعہ کے کفر پر قائم ہوں، ہر جگہ ان کا دجل آشکار کر رہا ہوں، حکومت سد راہ ہے کئی سیاستدان مجھے روک رہے ہیں، کئی مصلحت پسند مجھے درس امن دے رہے ہیں۔ میں یہ سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں کہ اے سنی ---------- تو شیعہ کو مسلمان سمجھ کر اپنی لڑکی ان کو دے کر ساری زندگی زنا کی وادی میں نہ دھکیل، ان کے ساتھ بیٹھ کر، ان کے جنازوں میں شریک ہو کر، ان کے ساتھ قربانیوں میں شریک ہو کر اپنے ایمان کا گلشن ویران نہ کر، ---------- لاعلمی اور مصلحت کی خاطر اپنے دین سے دشمنی نہ کر، میں تو اتمام حجت کر رہا ہوں، میں تو اپنا پیغام ایک مرتبہ ہر کوچے، ہر شہر، ہر علاقے اور ہر ملک میں پہنچا کر رہوں گا میں اس مشن پر اپنی جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کروں گا۔

(آل پاکستان، دفاع صحابہؓ کانفرنس جھنگ میں خطاب)

خمینی کے پیشواؤں، پاکستانی حواریوں کے وہ کون سے نظریات تھے جن کی تردید کے جرم میں مولانا حق نواز کو شہید کیا گیا

خمینی کی کتاب کشف الاسرار صفحہ ۱۲۱ پر درج ہے۔

”وہ فارسی کی کتابیں جو مجلسی مرحوم نے ایرانی لوگوں کے لئے لکھی ہیں۔ انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی اور بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو۔“

عبارات مغلظہ از کتاب کشف الاسرار، مولف خمینی

ترجمہ: اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کیلئے امام کا (یعنی حضرت علیؓ کا) نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے بعد امامت و خلافت کے بارے میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا جن لوگوں نے حکومت و ریاست کی طمع ہی میں برس ہا برس سے اپنے کو دین پیغمبر ﷺ یعنی اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا اور چپکا رکھا تھا جو اسی مقصد کے لئے سازش اور پارٹی بندی کرتے رہے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے جس سے حیلے اور جس پینترے سے بھی ان کا مقصد (یعنی حکومت و اقتدار) حاصل ہوتا وہ

Scanned with CamScanner

اس کو استعمال کرتے اور بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔

(کشف الاسرار صفحہ ۱۱۳-۱۱۴)

خمینی صاحب نے صفحہ ۱۱۷ پر مخالفت عمر با قرآن کا باب قائم کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلۂ کلام میں فاروق اعظم کی شان میں ان کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

"این کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ' مخالف است با یا تے از قرآن کریم"

(کشف الاسرار صفحہ ۱۱۹)

اس جملہ میں حضرت فاروق اعظمؓ کو صراحتاً کافر و زندیق قرار دیا گیا ہے۔

از کتاب حق الیقین' تالیف' علامہ مجلسی' مطبوعہ ایران

ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں کافر ہیں (نعوذ باللہ)

آزاد کردہ غلام حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمت است مرا خبردہ از حال ابو بکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند (حق الیقین صفحہ ۵۴۲)

ترجمہ: حضرت علی بن حسین سے ان کے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا کہ مجھے ابو بکرؓ و عمرؓ کے حال سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کافر تھے۔

ابو بکرؓ و عمرؓ فرعون و ہامان ہیں (نعوذ باللہ)

مفضل پرسید کہ مراد از فرعون و ہامان در این آیتہ چیست حضرت فرمودہ کہ مراد ابو بکر و عمر است

(حق الیقین صفحہ ۳۷۸)

ترجمہ: مفضل نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرعون و ہامان سے کون مراد ہیں۔ حضرت نے فرمایا ابو بکرؓ و عمرؓ (نعوذ باللہ)

Scanned with CamScanner

ابو بکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و معاویہؓ جہنم کے صندوق ہیں (نعوذ باللہ)

"امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنویں کے عذاب کی شدت و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور پھر اس کنویں میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی شدت و حرارت کے عذاب سے اس کنویں والے پناہ مانگتے ہیں۔ اس کنویں میں چھ آدمی پہلی امتوں کے حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے ہابیل کو قتل کیا تھا نمرود، فرعون اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سامری ہوگا اور چھ آدمی اس امت سے ہوں گے۔ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ خوارج کا سربراہ اور ابن ملجم۔

(حق الیقین صفحہ ۵۲۲)

ابو بکرؓ و عمرؓ شیطان سے زیادہ شقی ہیں (نعوذ باللہ)

"امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن کوفہ سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے شیطان سے کہا تو عجب گمراہ شقی ہے۔ تو شیطان نے کہا امیر المومنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی ...... کہ الٰہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا، خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تر مخلوق پیدا کی ہے جاؤ جہنم کے خازن سے میرا سلام کہو اور کہو کہ مجھ کو ان کی صورت اور جگہ دکھاؤ ...... میں نے اس سے کہا تو خازن جہنم مجھے لے کر اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں پہنچا ...... وہاں کیا دیکھا کہ دو شخص ہیں کہ ان کی گردن میں آگ کی زنجیریں ڈالی ہوئی ہیں اور انہیں اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اوپر ایک گروہ کھڑا ہے جن کے ہاتھ میں آگ کے گرز ہیں وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں، میں نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھا کہ یہ ...... ابو بکر و عمر ہیں۔"

(حق الیقین صفحہ ۵۲۹)

Scanned with CamScanner

ابو بکرؓ و عمرؓ کو سولی پر لٹکایا جائے گا (نعوذ باللہ)

امام جعفر امام مہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں .... جب وہ مدینہ میں وارد ہوں گے تو ان سے ایک عجیب امر ظہور پذیر ہوگا...... وہ یہ کہ ...... حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی نعشوں کو قبروں سے باہر نکال کر ان کے جسم سے کفن کو اتار کر انہیں درخت پر لٹکا کر سولی دی جائے گی..... پھر ان دونوں ملعونوں کو اتار کر بقدرت الٰہی زندہ کیا جائے گا اور پھر ان کو سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور امام مہدی کے حکم سے زمین سے آگ ظاہر ہو کر انہیں جلا کر راکھ کر دے گی۔ آپ کے شاگرد مفصل نے دریافت کیا اے میرے سردار کیا یہ آخری عذاب ہوگا......... حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ایک دن رات میں ان کو ہزار مرتبہ سولی پر لٹکایا جائے گا اور زندہ کیا جائے گا۔

(حق الیقین صفحہ ۴۶، ۴۵، ۳۴۷)

عبارات مغلظہ از کتاب حکومت اسلامی اردو ترجمہ، تالیف خمینی صاحب، ناشر مکتبہ رضا ۱۴/۴۷۶ فیڈرل بی ایریا کراچی

ملک مقرب یا نبی آئمہ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا

عبارت :۔ ہماری ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ (صفحہ ۴۰)

ابو بکرؓ و عمرؓ نے بہت سے معاملات میں حضور ﷺ کی مخالفت کی

عبارت :۔ پہلے دو خلفاءؓ نے اپنی شخصی و ظاہری زندگی میں حضور اکرم ﷺ کی سیرت کو اپنایا تھا۔ اگرچہ دوسرے بہت سے معاملات میں حضور ﷺ کی مخالفت کی تھی۔ (صفحہ ۳۲)

Scanned with CamScanner

خلفاء ثلاثہؓ وغیرہم سے بروز قیامت سوال کیا جائیگا کہ تم میں اہلیت نہ تھی تو حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا

عبارت :۔ خلفاء ثلاثہ (ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) معاویہؓ خلفاء بنی عباس اور جو لوگ ان کے حسب منشاء کام کیا کرتے تھے ان سب سے احتجاج کیا جائے گا کہ تم نے نظام حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا؟ (حصہ دوم صفحہ ۹)

جب تم میں اہلیت نہیں تھی تو خلافت و حکومت پر کیوں قابض ہوئے؟ (حصہ دوم صفحہ ۹)

خلفاء ثلاثہ (ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کیلئے (معاذ اللہ) لعنھم اللہ

عبارت :۔ دشمنان آل محمد و بنی امیہ لعنھم اللہ نے حضور اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد اسلامی حکومت حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کے ہاتھوں میں نہیں دی۔ (صفحہ ۲۴)

عبارات مغلظہ از کتاب قول مقبول فی وحدہ' بنت رسول مصنف غلام حسین نجفی'

جامعہ المنتظر' ایچ بلاک' ماڈل ٹاؤن لاہور

ابو بکر صدیقؓ و عقیل بن ابی طالب پہلے درجہ کے پھکڑ باز تھے' (صفحہ ۳۰۷)

خالدؓ سیف کی دادی حضرت عثمانؓ کی والدہ اروئی بنت کریز نے حمل کسی سے کرایا اور بچہ کسی سے ملوایا (صفحہ ۳۱۰)

نوٹ :۔ واضح ہو کہ حضرت عثمانؓ کی والدہ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھی۔ (از مرتب)

جناب معاویہؓ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ قریش کے چار آدمیوں میں سے کسی ایک کے فرزند تھے۔ (صفحہ ۳۱۰)

Scanned with CamScanner

نوٹ :- واضح ہو کہ حضرت معاویہؓ کی ہمشیرہ حضرت ام حبیبہؓ کو آنحضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(از مرتب)

عمرؓ کا داماد علیؓ اور عثمانؓ کا داماد نبی ﷺ ہونا سفید جھوٹ ہے

جناب عثمان ذوالنورینؓ نے اپنی بیوی ام کلثومؓ کی موت کے بعد ان کے مردہ جسم کے ساتھ ہمبستری کر کے نبی کریم ﷺ کو اذیت پہنچائی۔ (صفحہ ۴۲۰)

عبارات منقولہ از کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم' تالیف غلام حسین نجفی'

سرپرست شعبہ تبلیغ جامعہ المنتظر

ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

ابو بکرؓ اور شیطان کا ایمان برابر ہے۔ صفحہ ۸۳

جناب عمرؓ جہنم کا تالا ہے (اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا) صفحہ ۴۳۰

جناب عمرؓ اپنی بیوی سے غیر فطری طریقہ سے ہمبستری کرتا تھا صفحہ ۴۳۲

جناب عمرؓ رات کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا (جو کہ قرآن حکیم کی مخالفت ہے۔ صفحہ ۴۳۲)

جناب عمرؓ شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے۔ (صفحہ ۴۳۰)

جناب عمرؓ کا ایمان پر مرنا مشکوک ہے۔ (صفحہ ۴۳۰)

جناب عائشہؓ اور حفصہؓ زوجہ نوح اور لوط کے ہم مرتبہ تھیں صفحہ ۲۰ جس طرح جناب نوحؑ اور لوط کی بیویاں طیبات میں داخل نہیں اسی طرح عائشہؓ اور حفصہؓ بھی طیبات میں داخل نہیں۔ (صفحہ ۲۱)

عبارات مغلظہ از کتاب چراغ مصطفوی ﷺ اور شرار بولہبی حصہ اول مصنف اشتیاق کاظمی ناشر جامعہ زینبیہ بخاری مارکیٹ لاہور

صحابیت کی سند لعنت سے نہیں بچا سکتی

عبارت :- کیا صحابی اسی کو کہتے ہیں جو رسول اکرم ﷺ کو اذیت پہنچائے اور پھر رسول کریم ﷺ پر اتری ہوئی کتاب کو جلانے کا آرڈر دے دے' صرف اپنی بادشاہت کے بل بوتے پر سنی لوگ ان لوگوں کے ایسے تمام عیوب پر پردہ ڈالنے کے لئے صحابی کا لیبل چمٹا دیتے ہیں لیکن صحابی کی سند ان لوگوں کو لعنت سے نہیں بچنے دے گی کیونکہ لعنت اپنے گھر خود تلاش کرلیتی ہے۔ صفحہ ۳۱ ۔ ۳۲

لعنتی خلفاء (ابو بکرؓ' عمرؓ' عثمانؓ)

عبارت :- خدا جانے مسلمانوں نے علیؑ کو چوتھی جگہ کیسے تسلیم کرلیا' ہمارا مشورہ تو یہی ہے کہ علیؑ کو ان جیسے "لعنتی خلفاء" کے درمیان میں سے نکال کر کوئی اور ان جیسا رکھ لیجئے گا۔ صفحہ ۱۵

معاویہؓ' ابو ہریرہؓ کافر و مرتد تھے :

عبارت :- اب صحابہؓ کے خلاف زبان درازی کرنے والے کے خلاف تو آرڈیننس جاری ہوتے ہیں اور صحابہؓ بھی وہ جو کافر و مرتد تھے مثلاً معاویہؓ ابو ہریرہؓ وغیرہ وغیرہ۔ (صفحہ ۷۹)

ابو بکرؓ' عمرؓ شیطان ہیں

عبارت :- خمینی کو شیطان لکھنے والے ملاں ذرا شیعہ کی کتاب کلید مناظرہ کا مطالعہ کر تجھے علم ہو جائے گا کہ شیطان کون ابو بکرؓ' عمرؓ یا خمینیؒ

عبارات مغلظہ از کتاب کلید مناظرہ مولف' مولوی برکت علیشاہ وزیر آبادی (پنجاب) ناشر شیخ سرفراز علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور

۱۔ ابو بکرؓ بزدل ہونے کے علاوہ احمق بھی تھا (حالات ہجرت صفحہ ۱۲۲)

Scanned with CamScanner

۲۔ (عائشہؓ و حفصہؓ) جبلی طور پر عیار، کینہ ور اور ٹیڑھے دل والی تھیں۔ (صفحہ ۳۱۹)

۳۔ ابو بکرؓ اور شیطان کا ایمان مساوی ہے۔ (حالات ابو بکرؓ ۱۰۸)

۴۔ ثلاثہؓ مسلمان نہ تھے (دعویٰ ہبہ فدک صفحہ ۱۴۸، صفحہ ۲۱۱)

۵۔ ثلاثہؓ بت پرست تھے (۱۳۵)

۶۔ عمرؓ تمام عمر کھڑے کھڑے پیشاب کرتا رہا...... عمرؓ نے مرتے دم تک شراب ترک نہ کی ..... عمرؓ بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتے تھے .... ثلاثہؓ نے تمام عمر ختنہ نہیں کرایا۔ (باب خلافت ابو بکرؓ صفحہ ۱۳۶)

۷۔ خالد بن ولیدؓ جیسے شقی اور مرتد کو سیف اللہ کہنا یا اس کی تعریف میں کچھ لکھنا عین کفر اور عین ارتداد ہے۔ (صفحہ ۱۷۲)

۸۔ ابو بکرؓ کو خلافت ایک ادارہ میں ملی جہاں رزیلے اور بدمعاش لوگ بھنگ، چرس، چنڈو اور شراب پیتے تھے اور عمرؓ کو خلافت پاخانہ میں ملی۔ (صفحہ ۱۷۴)

۹۔ فحش اور گندی گالیاں دینا ابو بکرؓ کی عادت میں داخل تھا۔ (صفحہ ۱۸۷)

۱۰۔ ایسے پاک نفوس (اصحاب ثلاثہؓ) پر ایک لمحہ میں ہزار دفعہ .... بھیجنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (۲۱۱)

۱۱۔ حضرات ثلاثہ آنحضرت ﷺ کے مار آستیں تھے۔ (۲۱۷)

۱۲۔ دیانت، امانت (عمرؓ) کے دل سے اس طرح غائب تھی جس طرح گدھے کے سر سے سینگ، احکام شریعت اس کے عہد خلافت میں ایک فٹ بال کی طرح تھے جس کو ٹھوکروں سے جدھر چاہتا لے جاتا۔ (صفحہ ۲۳۴)

۱۳۔ قرآن پاک کو سر پر رکھ کر اور ہاتھ اٹھا کر قسمیں کھانا اور پھر بدل جانا (عثمانؓ) کی عادت میں داخل تھا۔ (۳۰۵)

۱۴۔ معاویہؓ ولد الزنا تھا (صفحہ ۲۲۸)

۱۵۔ اصحاب ثلاثہؓ کفر میں پیدا ہوئے کفر میں پرورش پائی اور کفر میں فوت ہوئے۔ (صفحہ ۲۳)

۱۶۔ رسول پاک ﷺ کے سوا تمام انبیاء اور ملائکہ آپؓ (علیؓ) کے آستانہ عالیہ کے

Scanned with CamScanner

ادنیٰ غلام ہیں۔ (۳۵)

۱۷۔ امام بخاریؒ کو خدا اور رسول ﷺ کا دشمن نہ کہنا عین کفر ہے۔ (۵۲)

عبارات مغلظہ از کتاب "صرف ایک راستہ" مصنف عبدالکریم مشتاق ناشر رحمت اللہ بک ایجنسی موتن مارکیٹ بالمقابل نیو میمن مسجد ایم۔ اے جناح روڈ کراچی

شریر منافقوں کی تفرقہ بازی سے بعد وفات رسول ﷺ اختلاف کی آگ بھڑک اٹھی

عبارت :- امت محمدیہ ﷺ میں شریر منافقوں نے تفرقہ بازی کا ایسا زہریلا بیج بویا جس کی وجہ سے وفات رسول ﷺ ہوتے ہی اختلافات کی آگ بھڑک اٹھی اور اس دن سے آج تک باہمی اختلافات کے سلسلے میں شدید نبرد آزمائیاں ہوتی رہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ محاسن تعلیمات اسلام سے مستفیض نہ ہو سکے۔

حیات رسول ﷺ میں ذاتی اغراض پر رکھی ہوئی تحریک نے وفات رسول ﷺ کے بعد انقلاب پیدا کر دیا

عبارت :- لیکن وفات رسول ﷺ کے بعد اس تحریک نے انقلاب پیدا کر دیا یہ آنحضرت ﷺ کی حیات ہی میں ذاتی اغراض کو مدنظر رکھے ہوئے تھی اور ان ﷺ کے قائم کردہ نظام کے خلاف نہ صرف درون پردہ بلکہ بعض اوقات ظاہراً بھی سرگرم عمل رہتی تھی لیکن جب اس تحریک کو کامیابی ہوئی اور اس کا اقتدار مستحکم ہوتا چلا گیا تو اسلامی و غیر اسلامی اصول اس قدر شیر و شکر ہو گئے کہ امتیاز کرنا دشوار ہو گیا۔ (صفحہ ۳۲۳)

عبارات مغلظہ از کتاب آگ خانہ بتول پر' مصنف عبدالکریم مشتاق ناشر حسن علی' بکڈپو بمبئی بازار نزد خواجہ اثناء عشری مسجد کھارادر کراچی

عبارت :- خلافت ابو بکرؓ ہرگز حقہ نہ تھی بلکہ اس کی بناء غصب' ظلم و جور اور تشدد کی سیاست پر تھی۔ (۴۴)

شائد روز محشر شیطان بھی ابو بکرؓ و عمرؓ کی بداعمالیوں کا جدول اٹھائے میدان میں آنکلے اور اپیل رحم کردے

عبارت :- اور تمہارے شمس و قمرایسے چڑھے کہ دنیوی حکومت اور وجاہت کے حصول کی خاطر انہوں نے وہ چاند چڑھائے کہ جس سے انسانیت کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی۔ عدالت انسانیہ کا گریباں چاک ہوگیا اور احسان فراموشی جیسے بدترین اور قابل مذمت عمل کے مرتکب ہوئے۔

شاید روز محشر شیطان بھی ان بداعمالیوں کا جدول اٹھائے میدان میں آنکلے اور اپیل رحم داخل کرے۔ (صفحہ ۴۸)

حضرت عائشہؓ کی مفسدانہ ' باغیانہ ' شریرانہ حرکات

عبارت :- ایسی حکم عدول خاتون کی باغیانہ مفسدانہ اور شریرانہ حرکات سے چشم پوشی کرنا گناہ عظیم تھا۔ (صفحہ ۷۹)

عبارات مغلظہ از کتاب مقام عمر' مصنف علی اکبر شاہ' ساجد اکیڈمی یوسف پلازہ ۱۳۳' کراچی

یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد صحابیتؓ کی وجہ سے عادل اور قابل تقلید ہو جائیں

عبارت :- مسلمان سمجھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی جو اسلام لائے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی چاہے وہ مختصر ترین ہی رہی ہو۔ صحابی ہوئے مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد محض اس صحابیت کی وجہ سے عادل اور قابل تقلید ہو جائیں۔ (صفحہ ۱۰)

حضرت عمر سے بدگمانی رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

عبارت :- جہاں تک حضرت عمرؓ کا سوال ہے تو اگر ان سے بدگمانی رکھی جائے تو کوئی

فرق نہیں پڑے گا کیونکہ آپ کے ذریعہ سے اصل دین تو بہت کم پہنچا۔ آپ نے خود کل ستر حدیثیں روایت کیں اور دوسروں کو اشاعت حدیث سے منع فرمایا۔ (۱۲)

خالدؓ بن ولید نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا اور انکی حسین بیوی سے زنا کیا تھا

عبارت :- حضرت عمرؓ، خالدؓ بن ولید کے لئے تو حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے ہی پڑ گئے کہ انہیں معزول کر دیجئے، مگر ابو بکرؓ انکار ہی کرتے رہے حالانکہ خالدؓ نے بے گناہ مالک بن نویرہ کو قتل کیا تھا اور اس کی حسین بیوی کے ساتھ زنا کیا تھا۔ (صفحہ ۱۵)

عمرؓ کی زندگی میں قدم قدم پر پچھتاوا ملے گا

عبارت :- مگر بات صرف مقدمات کے فیصلہ کی نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کی زندگی میں تو قدم قدم پر پچھتاوا ملے گا۔ (۱۸۳)

عبارات : مغلطہ از کتاب شیخ سقیفہ، مصنف علی اکبر شاہ شائع کردہ ساجدہ اکیڈمی ۱۳۳۔ اے، بی۔ یوسف پلازہ فیڈرل بی ایریا کراچی

رسول اللہ ﷺ کے قریب رہنے والوں کا ایک اور گروہ بھی تھا جسکے اپنے منصوبے تھے

اپنی مصلحتیں تھیں لیکن بظاہر شمع رسالت ﷺ کے پروانے بنے ہوئے تھے اس کے سرخیل حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ بن خطاب تھے۔ (صفحہ ۸)

ابو بکرؓ کی کوئی دینی حیثیت نہیں تھی کہ ان پر تحقیق اور بے لاگ گفتگو کرنا جرم ہو، یا اس سے دین میں نقص پیدا ہوتا ہو۔ (صفحہ ۸)

ابو بکرؓ نے صرف تخت حاصل کرنے کیلئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر ہی عمل نہیں کیا بلکہ آپکے عمومی رویہ حکمرانی میں بھی مطلق العنان بادشاہوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ بعض موقعوں پر تو آپؓ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں۔ (صفحہ ۱۰)

Scanned with CamScanner

جناب ابو بکرؓ پر حصول خلافت کے جذبات اس طرح طاری تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے تمام عمرؓ کی یاری کے باوجود ان کے دل میں آنحضرت ﷺ کی جدائی کا غم ذرا بھی جگہ نہ پا سکا اور ان کا رقیق قلب رقت پر آمادہ نہ ہو سکا۔ (صفحہ ۸۷)

عبارات: مغلظہ از کتاب احتساب' مصنف علی اکبر شاہ' ناشر ساجد اکیڈمی ۳۳۔اے' بی یوسف پلازہ

بڑے بڑے صحابہؓ پر منافقین کی طرح جنگ احزاب میں لرزہ طاری تھا؟

عبارت :- جنگ احزاب میں تو مسلمانوں پر مارے خوف کے مارے لرزہ طاری تھا۔ بات صرف منافقین یا عام مسلمانوں کی نہیں ہو رہی بلکہ ان بڑے صحابیوںؓ کی بھی ہو رہی ہے جن کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ (صفحہ ۹)

حضرۃ عمر کا تلوار نکال کر کہنا کہ محمد ﷺ مرے نہیں شدت غم کی وجہ سے' بلکہ یہ سب ڈھونگ تھا

عبارت :- حضرت عمرؓ کا تلوار نکال لینا اور یہ کہنا کہ محمد ﷺ مرے نہیں ہیں اور یہ کہ اگر کسی نے ایسا کہا تو گردن مار دوں گا شدت غم کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سب ڈھونگ تھا' محض اس لئے کہ جب تک مشیر خاص حضرت ابو بکرؓ نہ آجائیں پبلک کو یونہی الجھائے رہو۔ (صفحہ ۱۵)

عبارات مغلظہ از کتاب "پردہ اٹھتا ہے" مصنف علامہ شاہد زعیم فاطمی (حصہ اول) رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کراچی بمبئی بازار

دور خلافت راشدہؓ خون ریزیوں اور سفاکیوں کا سیاہ دور تھا، جسکے سامنے ہلاکو و چنگیز کی وارداتیں دم توڑتی نظر آتی ہیں

عبارت :- خلافت راشدہ جس کا آج دنیا میں ڈنکا بجایا جا رہا ہے۔ اپنی سفاکی اور ظلم و جبر کی بھیانک واردات کے اعتبار سے ایک ایسا دور حکومت اور عہد ستم رانی ہے کہ اس پر بھی ایک قرطاس ابیض شائع کرنے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ خلافت راشدہ جس نے اپنے تین خلیفوںؓ کے زمانہ اقتدار میں اپنوں پر بھی شب خون مارے اور بیگانوں پر بھی تنگ و تاز کی کی اس بیان کے لئے بھی ایک طویل دفتر درکار ہے۔ (صفحہ ۵ دیباچہ) جس نظام حکومت کو خلافت راشدہ کے پرفریب نام سے تعبیر کیا جا رہا ہے وہ انسانیت کی تذلیل کا ایسا سیاہ دور تھا کہ اس کی خونریزیوں اور سفاکیوں کے سامنے چنگیز و ہلاکو کی داستانیں اور وارداتیں دم توڑتی نظر آتی ہیں۔ (صفحہ ۶ دیباچہ)

خلیفہؓ اول، دومؓ حضور ﷺ کے نام پر گلچھرے اڑانے والے اکابر مجرمین

عبارت :- اور خلیفہ اولؓ، دومؓ دونوں نے اس معرکہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضور ﷺ کے نام پر گلچھرے اڑانے والے ان دونوں "اکابرین مجرمین" کو اسلام کے نامور ہیرو قرار دیتے ہوئے ذرہ برابر نہیں شرماتے۔ (صفحہ ۳۲-۳۳)

شیعہ لیڈر ضیغم فاطمی کی کتاب "پردہ اٹھتا ہے" کی سرخیاں، ملاحظہ ہوں

- خلیفہ دومؓ کی شراب نوشی۔ (صفحہ ۲۱۱)
- خلافت راشدہ کا اسلام ایک خون آشام مذہب (صفحہ ۱۱۲)
- ابو ہریرہؓ ایک ضمیر فروش راوی (صفحہ ۷۳)
- دس جنتیوں والی جھوٹی روایت اور اس کا جھوٹا راوی عبدالرحمٰن بن عوفؓ (صفحہ ۱۹۷)

Scanned with CamScanner

○ — زانی سپہ سالار خالد بن ولیدؓ (صفحہ ۹۵)

○ — خلیفہؓ دوم کی تضاد بیانیاں (صفحہ ۱۰۲)

○ — ایک اور ضمیر فروش راوی (صفحہ ۸۷)

○ — شان صحابہؓ ایک بے معنی لفظ۔ (صفحہ ۱۰۴)

○ — مغیرہ بن شعبہؓ ایک بد فطرت انسان۔ (۸۹)

○ — بخاریؒ ایک بد نہاد محدث۔ (صفحہ ۱۸۴)

عبارات از تفسیر قرآن مجید (مترجم حافظ فرمان علی) ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز اردو بازار، لاہور۔ چاند کمپنی و پیر ابراہیم کراچی ۵

مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے، کسی شخص کو یہ کہنے کی جرات و طاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن ہے اس کا ظاہر بھی اور باطن بھی سوائے اوصیاء کے۔ (اصول کافی صفحہ ۱۷۸ ج۔ امطبوعہ تہران)

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام محمد ﷺ پر لیکر نازل ہوئے تھے اس میں (۱۷۰۰۰) سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ اصول کافی ج ۲ صفحہ ۲۶۳

(موجودہ قرآن مجید میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کیمطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیات بھی نہیں۔)

عبارات مغلظہ از کتاب اصحاب رسول کی کہانی قرآن و حدیث کی زبانی مصنف ابو عرفان سید عاشق حسین النقوی ناشر مکتبہ العرفان واحد کالونی کراچی

اس کتاب کی سرخیاں

○ — بعض صحابہؓ نے خدا اور رسول ﷺ کے حکم سے سرکشی و گستاخی کی۔ (صفحہ ۳۰)

Scanned with CamScanner

○-- صحابہؓ کی شراب نوشی (صفحہ ۳۱)
○-- حضرت عمرؓ کی بدعات (صفحہ ۶۲)
○-- حضرت عمرؓ سے عورتیں زیادہ فقیہ تھیں۔ (۶۳)

"نقل کفر، کفر نہ باشد" کے تحت یہ چند انتہائی بیہودہ اور غلیظ عبارات آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔

شیعہ کی شیطنت کے چند شاہکار مشتے از خروارے کے طور پر درج کئے گئے ہیں ورنہ اس کوچے میں فریب و دجل کی لمبی لمبی کھائیاں اور کفر و ارتداد کے لمبے لمبے ستون کھڑے ہیں۔

یہ تمام غلیظ لٹریچر پاکستان جیسے اسلامی ملک میں تقسیم کیا جا رہا ہے اس کے پیچھے خمینی کے وہ ایرانی ماخذ ہیں جو لاکھوں کی تعداد میں خانہ فرہنگ ہائے ایران نے شائع کر کے سب سے پہلے پاکستان پھر پوری دنیا میں تقسیم کئے۔

شیعہ کی قدیم کتب بھی ایسی ہی غلطیوں سے آلودہ ہیں لیکن دیدہ دلیری اور جرات کے ساتھ ان تمام عبارات کو نئے سرے سے شائع کر کے امت مسلمہ میں پھیلانے اور نئی نسل کو اسلامی تاریخ سے باغی کرنے اور اسلام کو پوری عمارت میں شگاف کرنے کا سہرا صرف خمینی کے سر آیا ہے۔

قرآن کی ۷۰۰ آیات جن میں صحابہ کرامؓ کے جنتی، کامیاب، وفا شعار، محبت رسول ﷺ، معیار حق ہونے کا واشگاف طور پر اعلان کر رہی ہیں اور خود آنحضرت ﷺ کی ۲۰۰۰ سے زائد احادیث نام لے لے کر جن رفقاء کی تقدس کا اعلان کیا گیا ہے انہیں کافر، مرتد اور منافق لکھتے ہوئے شیعہ مصنفین کو شرم محسوس نہیں ہوتی۔ وہ انتہائی ڈھٹائی اور بے غیرتی کے ساتھ اپنے عہد کے بڑے بڑے جھوٹ تراشنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے، ضرورت تو اس بات کی تھی کہ انقلاب خمینی کے بعد پھیلنے والے اس غلیظ لٹریچر کا راستہ روکا جاتا ان کے ناشرین اور مصنفین کو اسلام دشمن قرار دے کر تختہ دار پر لٹکایا جاتا۔ لیکن اس کے بالکل برعکس ہوا یہ کہ مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس کھلے کفر پر احتجاج کیا، شیعہ کی ان تحریروں اور ان کے ماننے والوں کو کافر اور مرتد کہا اور صحابہؓ کی عظمت کو آئینی حیثیت دلانے اور گستاخ صحابہؓ کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا تو حکومتی مشینری

Scanned with CamScanner

حرکت میں آگئی۔ سرکاری فائلوں میں خود مولانا شہیدؒ کو تخریب کار اور فسادی تک لکھا گیا، رفتہ رفتہ جب سپاہ صحابہؓ کے بانی کی دعوت عام ہونے لگی ان کے دلائل و افکار کا غازہ پھوٹنے لگا، سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد اور نظریات آشکار ہونے لگے تو پاکستان کی سنی اکثریت اور بہت سے دانشور بھی شہید ناموس صحابہؓ کی تائید کرنے لگے۔

بلاشبہ مولانا حق نواز شہیدؒ کو اسی احتجاج اور کفر کے خلاف للکارنے ہی کے جرم میں ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو شہید کردیا گیا۔ لیکن اب یہ مشن، یہ فکر، یہ پیغام ہر دل کی آواز ہے، ہر دماغ کا محور ہے، ہر قلب کا جوہر ہے ہر طبقے کی صدا ہے، ہر دور کی نوا ہے، ہر ملک کی گونج ہے، مسلمانوں کے تمام طبقات اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر شہید ناموس صحابہؓ کے مشن کے لئے خود کو وقف کرنے کا اعلان کر رہے ہیں یہ ہے پیکر اخلاص کی وہ عظیم جدوجہد جو عصر حاضر کی سب سے اہم آواز ہے، بدلے ہوئے حالات کی برابر پکار ہے۔

...... آیئے اس مشن کی تکمیل کیلئے ہمارا ساتھ دیجئے تاکہ پوری امت مسلمہ متحد ہو کر صحابہؓ کے دشمنوں کو اسلام دشمنی سے روکیں، صحابہؓ کے خلاف تحریروں کو نیست و نابود کریں۔ گستاخان اصحابؓ رسول ﷺ کا کفر پوری ملت اسلامیہ سے منوا کر اسلامیہ اور کفر میں حد فاصل قائم کریں۔

اسلام کے نام پر پھیلنے والے اس کفر کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں۔

سپاہ صحابہ کیا ہے؟

- مصائب و مشکلات کے سمندر کو عبور کر کے جرات و استقامت پیش کرنے والی **سپاہ صحابہ**
- مقدمات، گرفتاریوں اور دھمکیوں کے باوجود ناموس صحابہؓ کے تحفظ پر گامزن **سپاہ صحابہ**
- قتل، اغوا، قید و بند کے حوادث سے گزر کر صحابہ کرامؓ کی عظمت کو سینے سے لگانے والی **سپاہ صحابہ**
- شہیدوں کی حرارت ایمانی اور جرات کو فروغ دینے والی **سپاہ صحابہ**
- دنیا کے گوشے گوشے میں، گلی گلی، قریہ قریہ، بستی بستی، صحابہ کرامؓ کی محبت کا ترانہ گانے والی **سپاہ صحابہ**
- مسجد کے محراب سے حکمرانوں کے ایوانوں اور عدالت کے کٹہروں میں صحابہ کرامؓ کی عظمت کا دیپ جلانے والی **سپاہ صحابہ**
- امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے افکار کی وارث **سپاہ صحابہ**
- امام ابن تیمیہؒ، امام غزالیؒ، امام رازیؒ کے علوم کی امین **سپاہ صحابہ**
- حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت خواجہ علی ہجویریؒ کی تعلیمات کی پیکر **سپاہ صحابہ**
- حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے مشن کی علمبردار **سپاہ صحابہ**
- حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے افکار کی ترجمان **سپاہ صحابہ**
- امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی (شہید) جراتوں کی نقیب **سپاہ صحابہ**

سپاہ صحابہ کے مطالبات

- .... ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کو آئینی اور قانونی تحفظ دیا جائے۔
- .... نظام خلافت راشدہؓ نافذ کیا جائے۔
- .... صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کی تکفیر کرنے والے کو سزائے موت دی جائے۔
- .... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف ہر قسم کی تحریری و تقریری تبرا بازی پر مکمل پابندی لگائی جائے۔
- .... پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دیا جائے۔
- .... خلفاء راشدینؓ کے ایام پر سرکاری تعطیل کی جائے۔
- .... ایران کے سفارتی اداروں کی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بند کرائی جائے۔
- .... شیعہ کے ماتمی جلوسوں کو عبادت خانوں تک محدود کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے مطالعہ کیلئے لازمی کتابیں

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے 25% خصوصی رعایت

سپاہ صحابہ کیا ہے؟ کیا چاہتی ہے؟ اغراض و مقاصد — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	5/3 روپے	افسران حکومت کے نام — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	15 روپے
سپاہ صحابہ کا نصب العین اور اسکے تقاضے (العزم و کارکن) — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی		خمینی ازم اور اسلام انگریزی اُردو — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	40 روپے
پیغام توحید و سنت۔ ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	25 روپے	حقیقت مذہب شیعہ — مولانا شیر علی	15 روپے
اسلام کیا ہے؟ انگریزی اُردو۔ ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	15 روپے	بطلان مذہب شیعہ — مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	15 روپے
رہبر و رہنما — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	120 روپے	ایرانی انقلاب اور شیعیت — مولانا منظور احمد نعمانی	45 روپے
اسلام میں صحابہؓ کرام کی آئینی حیثیت — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	140 روپے	تاریخ مذہب شیعہ — مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	45 روپے
حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	فرقہ واریت کیا ہے؟ — ایم آئی صدیقی	10 روپے
حضرت سیدنا عمر فاروقؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	شیعہ اور قرآن — مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	40 روپے
حضرت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	سپاہ صحابہ کی پارلیمانی جدوجہد — محمود اقبال	25 روپے
حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	معیار صحابیت — ڈاکٹر علامہ خالد محمود	40 روپے
حضرت سیدنا حسنؓ بن علیؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	مولانا حق نواز شہید کی پندرہ تقاریر — از مولانا محمد ضیاء القاسمی	40 روپے
حضرت سیدنا حسینؓ بن علیؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی پندرہ تقاریر — محمود اقبال	80 روپے
حضرت سیدنا معاویہؓ بن ابوسفیانؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	رشتہ فاروقؓ و علیؓ — حافظ محمد اقبال رنگونی	25 روپے
حضرت سیدہ عائشہؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	امام مہدی کے بارے میں شیعہ اور سنی مسلمانوں کا نقطہ نظر — ایم آئی صدیقی	
حضرت سیدہ فاطمہؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	حکایات صحابہؓ — مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ	
حضرت عبداللہ بن زبیرؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	تحفہ شیعیت اور صراط مستقیم — مولانا محمد یوسف لدھیانوی	
حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق — مولانا محمد تقی عثمانی	
حضرت خالد بن ولیدؓ — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	7 روپے	ردّ الروافض — مولانا احمد رضا خانؒ فاضل بریلوی	
قادیانی غیر مسلم کیوں؟ انگریزی اُردو — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	25 روپے	الشیعہ و السنۃ — علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ	
گستاخ صحابہ کی شرعی سزا — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	15 روپے	ارشاد الشیعہ — حضرت مولانا سرفراز خان صفدر	
خلافت و حکومت — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	200 روپے	ایک ہزار سوال کا جواب — مولانا مہر محمد میانوالوی	
مولانا حق نواز شہید کا تعارف اور جدوجہد — ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی	15 روپے	خلفائے راشدین — علامہ عبدالستار تونسوی	
اصحاب رسولؐ — سید نور الحسن بخاریؒ		اہلسنت پاکٹ بک — علامہ دوست محمد قریشی	
دفاع حضرت معاویہؓ — حضرت قاضی مظہر حسین چکوال		کوئی کتاب وی پی نہیں بھیجی جاتے گی۔	

ملنے کا پتہ: اِدارہ اشاعت المعارف ◎ ریلوے روڈ فیصل آباد ۰۴۱۱ ٦٤٠٠٢٢